# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Tuesday, June 10, 2003*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at twenty four minutes past ten in the morning with Mr . Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

آعوذ با لله من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم
بالمومنین روف رحیم۔ فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو
علیه توکلت و هو رب العرش العظیم۔

(سورہ توبہ : ۱۲۸-۱۲۹)

**جناب چیئرمین**۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللهم صل الله علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ جی۔

**جناب مہیم خان بلوچ**: جناب ترجمہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جی ترجمہ نہیں ہوا۔

FATEHA

جناب مہیم خان بلوچ: جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۲۷ آدمی ڈوب گئے ۔ ۱۱ آدمی کوئٹہ میں قتل ہوئے۔ کل رات ڈی آئی جی کو مار دیا گیا۔ ان کے لیے دعا کر لیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: محترم چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: دعا کر لیں۔

(مولانا شاہ احمد نورانی نے دعا کی)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب والا! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مذاکرات کو جس طرح سے تعطل کا شکار بنایا گیا' وزیر اعظم صاحب کی سربراہی میں مذاکرات کے نتیجے میں جو اجلاس ہونا تھا' اسمبلی میں سپیکر صاحب کی صدارت میں جو مذاکرات ہوئے ، جو چیزیں طے ہوئی تھیں' ان پر ابھی تک عمل نہیں ہوا ۔ ایل ایف او کے سلسلے میں متحدہ حزب اختلاف کا موقف یہی ہے کہ یہ آئین کا حصہ نہیں ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اجلاس خلاف قانون ہے ، خلاف دستور ہے۔اس لیے میں متحدہ حزب اختلاف کی جانب سے بائیکاٹ کا اعلان کرتا ہوں۔

آوازیں۔ نو ایل ایف او' No LFO, no LFO

(اس مرحلے پر اپوزیشن ایوان سے باہر چلی گئی)

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں ان سے گزارش کروں گا کہ بائیکاٹ نہ کریں۔یہ بجٹ ایک بہت اہم دستاویز ہے۔اس میں participate کریں اور مل کر قوم کی توقعات کے مطابق کام کریں۔ میں دوبارہ درخواست کروں گا کہ یہ واپس آئیں اور بائیکاٹ نہ کریں۔اپوزیشن سے مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اجلاس کی کارروائی میں شرکت کریں تاکہ بجٹ کو بہتر بنایا جا سکے۔یہ پوری قوم کا بجٹ ہے' خالی پاکستان مسلم لیگ کا بجٹ نہیں ہے ۔یہ ساری قوم کا بجٹ ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ وہ واپس آئیں اور کارروائی میں حصہ لیں۔

جناب چیئرمین: کمال صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: میں پوائنٹ آف آرڈر پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ کوئٹہ میں پیش آیا۔ ان حضرات کے لیے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لیں۔

(دعا کی گئی)

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: محترم وزیر داخلہ صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ تحریک التواء پیش کروں لیکن منسٹر صاحب سے رات کو گفتگو ہوئی ہے۔ وہ کچھ وضاحت کریں گے۔ لہذا' ان کے آنے تک اس کو موخر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ نے جیسا کہا تھا' میں نے بھی ان سے بات کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ آپ سے بھی ان کی بات ہوئی ہے تو وہ آپ کو تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔

Honourable Member: Mr. Chairman, point of order. I would like to bring to your attention that the members here are sitting in the gang way and highway where everybody is passing through. I mean this is not a proper way to sit in the Senate. They have been allocated seats on the other side. We should also be alloted seats over there. The Opposition happens to be the Opposition of Pakistan not of India. So it is not like that.

Mr. Chairman: No please, I am sorry for this, you cannot move there. I think there is an alphabetical system. My apology for this.

Honourable Member: Thank you sir.

Mr. Chairman: Today, we will start consideration of the following Motion moved on 7th June, 2003 by Mr. Shaukat Aziz, Minister for Finance and Revenue. " The Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill 2003 containing Annual Budget statement under Article-73 of the Constitution". Before we go in

to that, I just go to the leave applications.

## LEAVE OF ABSENCE

**جناب چیئرمین:** جناب محمد اسحاق ڈار صاحب گزشتہ دوسرے اجلاس کے دوران مورخہ ۳۱ مارچ کو ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** منظور ہے ۔ جناب محمد سرور خان کاکڑ گزشتہ دوسرے اجلاس کے دوران ناسازی طبیعت کی بناء پر مورخہ ۲۷ مارچ تا یکم اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** منظور ہے۔ جناب محمد اعظم خان سواتی گزشتہ دوسرے اجلاس کے دوران مورخہ یکم اور دو اپریل کو ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** منظور ہے ۔ جنابہ محترمہ ممتاز بی بی گزشتہ دوسرے اجلاس کے دوران مورخہ ۲ اپریل کو ذاتی مصروفیات کی بنا پر اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** منظور ہے ۔ ڈاکٹر عبداللہ ریاض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گزشتہ تیسرے مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے تیسرے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** منظور ہے۔ جناب محمد اکرم گزشتہ تیسرے مکمل اجلاس میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے تیسرے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** یہ برائے اطلاع ہے۔ محترمہ زبیدہ جلال سرکاری مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۹ تا ۱۱ جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین۔** جناب غوث بخش مہر نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ اس لئے وہ ۱۰ جون تا ۱۶ جون اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین۔** جی وسیم سجاد صاحب۔

**جناب وسیم سجاد:** جناب چیئرمین! پندرہ منٹ کے لئے کارروائی ملتوی کر دی جائے تاکہ ہم دوبارہ اپوزیشن کو مناکر ایوان میں لے آئیں۔ ہم ان سے درخواست کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ ایک بہت اہم چیز ہوتی ہے۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ مسلم لیگ کا بجٹ نہیں ہے۔ یہ پوری قوم کا بجٹ ہے۔ اس میں اگر ان کی تجاویز آئیں گی تو یہ عوام کے لئے بہتر ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ عوام کی یہ توقع ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ پوری پارلیمنٹ اس میں شرکت کرے تاکہ ان کے لئے سہولیات پیدا ہوں۔ ان کے لئے بہتری ہو۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کردیں۔ میں دوبارہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان سے بات کرتا ہوں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو ایوان میں لے آئیں۔

**جناب چیئرمین:** I think تجویز اچھی ہے۔ میں صرف ایک اعلان کردوں، اس کے بعد ملتوی کرتے ہیں۔

The members, who want to participate in the consideration of the Bill, may give their names to the Secretary and also give their recommendations, if any, by Wednesday, at the latest. Yes, Ch. Muhammad Anwer Bhinder Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! ایک تھوڑی سی clarification مطلوب ہے۔ اس میں جو motion move ہوئی تھی اس کے مطابق جناب نے یہ ایجنڈے پر رکھا تھا لیکن طے یہ ہوا تھا کہ دو دن general discussion کے ہوں گے۔ یہ clarification ہو جائے کہ آج اور کل کا دن بجٹ پر general discussion ہوگی اور باقی جو ہم نے recommendations بھیجنی ہیں اس کا نوٹس in the mean time, members دے دیں اور پھر recommendations کیا consider ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی بالکل ایسا ہی ہو گا۔

Now we adjourn for fifteen minutes and we will meet again ten minutes to eleven. Thank you.

---

*[At this stage the House was adjourned for fifteen minutes]*

---

(اجلاس وقفہ کے بعد دوبارہ 11.15 پر چیئرمین سینیٹ

(جناب محمد میاں سومرو) کی زیر صدارت شروع ہوا)

---

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

وسیم صاحب? you have not been able to convince

Mr. Wasim Sajjad: Myself and many of my colleagues, Naseer Khansahib, Nelofar Bukhtiar and lot of other colleagues from various

parties, met the Honourable Members of the Opposition. They were in the cafetaria. Also in the cafetaria was Ch. Shujat Hussain sahib. He came from the National Assembly. Mr. Shaukat Aziz and Mr. Lalika was there. We all requested them that they should come and participate in the Senate Session and of course, we requested them for the National Assembly Session too.. But despite our best efforts şir, we could not succeed. We held long talks but unfortunately, we have not been able to persuade them to come. But I would say that we will continue our efforts because we feel that the participation of the entire Parliament, is the necessary element in the democratic process and we will keep trying but in the mean time ,unfortunately, we have to proceed without them. So, some Honourable Members have given their names, they would like to speak today. I think we can do that.

Another suggestion, which has been given is that Mr. Asfand Yar Wali is here, we can open the debate with him today because he is the member who represents point of view, contrary to the Treasury Benches. So, we are very happy, we are honoured and I am sure, we will benefit from him. But he has also shown sir that he is a true democrat. He believes in democracy. Despite his principled differences, if he feels like saying something sir, he is here which means he believes in participating in the democratic process. We honour him andrespect him for that.

So, sir as I said we tried, we failed, let's proceed and hope for the best.

جناب اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! میں Leader of the House کا مشکور ہوں لیکن مجھے سینیٹ سے زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ National Assembly میں تو طریقہ یہ ہے کہ Leader of the Opposition speech open کرتا ہے۔--

and as it is not, I am not prepared to speak today, there are hell of, a lot of things that I would want to say. Certainly I have my reservations on the bill and the budget that has come and I will give you my name and I will speak *Inshallah* within these next two days.

**Mr. Chairman:** We will welcome that. I think, we will have a time constraint because the recommendations have to go to the National Assembly, if any, within a certain time limit, therefore, we need to move ahead. Much as you would like all of our associates to be here with us. I think, as you rightly said, the efforts should continue to move them back because this is the first time that the Finance Bill has come to the Senate and we must take advantage of this, and make argues, notes and give a contribution befittingly. However, please do continue your efforts and I think let's proceed in the mean time and I have a list here, so I think we will go down by this. Mr. Asfandyar Wali Khan will, *Inshallah*, whenever he wants to speak, he is welcome and because there is no other leader of the Opposition, so, we will move with Mr. Mohim Khan Baloch. I think, we should keep our speeches precise and limited in time so that more of us can speak. All friends have a time constrain. I would request them to avoid repetition. Thank you, Khan sahib.

**جناب مہیم خان بلوچ:** محترم چیئرمین صاحب! اس سے پہلے کہ میں Finance Bill پر اپنے خیالات کا اظہار کروں، آج میں بحیثیت ایک سیاسی کارکن اس ایوان میں ایک کمی محسوس کر رہا ہوں۔ اس ایوان کے تقدس اور آداب کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ عوام نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں ایوان کا حصہ ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ زیب دیتا ہے کہ اس ایوان میں دونوں موجود ہوں۔ ہم سب جمہوریت اور جمہوری اداروں کی آزادی، بالادستی اور خودمختاری کی باتیں کرتے ہیں۔ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ آج کا یہ ایوان بذات خود جمہوریت کی آزادی اور پارلیمنٹ کی خودمختاری اور آزادی کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہ ایوان ہے تو اس ملک میں جمہوریت ہے ۔ اس ملک میں اس ایوان کی قدر و عزت موجود ہے۔ بہرحال ہمارے بہت سارے دوست ایوان سے باہر گئے ہیں، صرف اسفند یار صاحب یہاں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ کرکے اس ایوان کے تقدس کی عزت کی۔ اپنی ترجمانی کو مثبت شکل دینے کے لئے آج وہ یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں ۔ گو کہ وہ حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں لیکن وہ حزب اختلاف کے بینچوں کی مجموعی ترجمانی کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین! یقینی طور پر بجٹ ایک پھل ہوتا ہے لیکن پھل کے استعمال کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس پھل میں لذت ہے یا نہیں ۔ ان حالات میں جب یہ بل پیش ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی بات ہے۔ عوام کی امنگیں اس پر لگی ہوئی تھیں کہ بجٹ پیش ہو۔ اس بجٹ کے پیش ہونے سے عوام کے جذبات اور احساسات کی ترجمانی ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر بجٹ میں مثبت پہلو زیادہ ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک پسماندہ اور ترقی پذیر ملک کے اس بجٹ کا حجم، جو 401 ارب روپیہ ہے، یہ بہت بڑی چیز ہے۔ بالخصوص اس میں 160 ارب روپے جو ترقیاتی حوالے سے رکھے گئے ہیں وہ بھی ایک مثبت اقدام ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں سب سے بڑا بلوچستان کا گوادر پراجیکٹ ہے۔ یہ مجموعی طور پر پورے ملک کے لئے اور بالخصوص بلوچستان کے لئے ایک اہم پراجیکٹ ہے۔ٹیکسوں کی وصولی کے حوالے سے جو ہدف رکھا گیا ہے وہ پہلے پیش ہونے والے Budgets سے اچھا ہے۔ اس میں

510 ارب روپے کا ٹارگٹ بہت ہی مثبت ہے۔ مجموعی طور پر اس میں بہت سے Departments کے حوالے سے incentives ہیں۔ مثال کے طور پر Agriculture میں ایک اچھا خاصا trend دیا گیا ہے ۔ انہوں نے ایسی مشینری جو زراعت میں استعمال ہوتی ہے، اس پر 15% Sales Tax ختم کردیا ہے ۔جس سے ہمارے دوستوں کو موقع ملے گا کہ وہ یہ مشینری منگوا کر اپنی زراعت کی پیداوار کو local market اور بین الاقوامی مارکیٹ کے حوالے سے marketing اور re-processing کرکے اور بہتر بنا کر اس سے اچھی خاصی آمدنی حاصل کرسکتے ہیں ۔بجٹ کے حوالے سے growth میں GDP ہے ۔ جس ملک کی GDP سالہا سال بڑھے گی تو یقینی طور پر وہ ملک کے لئے فائدہ مند ہو گی۔

جناب چیئرمین! اس وقت GDP کے حوالے سے ایک رپورٹ ہمارے سامنے آئی ہے جو 5.1% ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے کہا ہے کہ ہم اس کو 5.5% تک بھی لے جائیں گے۔ یقینی طور پرآنے والے وقت میں یہ 5.5% تک پہنچ جائے گی۔ اس سے ہمارے ملک میں بیروزگاری پر قابو پایا جاسکے گا اور قیمتوں کا جو بڑھتا ہوا رجحان ہے اس پر بھی کنٹرول ہوگا۔ جب GDP بڑھے گی تو ہماری export بھی بڑھے گی اور export کے حوالے سے دوسرے سالوں کے بجٹ میں جو ہدف رکھا گیا ہے 10.some thing یا اس سے بھی آگے۔ اگر ہم اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہمارے زرمبادلہ کی کمائی import کے مقابلے میں زیادہ ہوگی اور ہم جس خسارے میں ہر وقت رہتے ہیں وہ خسارہ کم ہو گا۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں ہمارے لئے کچھ مشکلات بھی ہیں ۔ ان مشکلات سے ہم اپنے آپ کو دور نہیں رکھ سکتے۔ آج ہم اس پر بھی کچھ بات کریں گے تاکہ ہم آنے والے دنوں میں ان مشکلات پر قابو پاسکیں۔ مجموعی طور پر بجٹ کا ایک حجم ہوتا ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کا ratio کیا ہے۔ اب تک بجٹ کی service میں ترقیاتی اخراجات کی percentage انتہائی کم رہی ہے۔ پہلے یہ بجٹ اب تک 82% غیر ترقیاتی تھا۔ آج تک بدستور وہی سلسلہ جو غیر ترقیاتی بجٹ کا ہے، وہ اپنی جگہ پر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں ہم چاہے جیسے بھی ہو، زیادہ سے زیادہ رقم اپنے ترقیاتی کام پر لگائیں اور غیر ترقیاتی field میں خرچہ کم ہو تا کہ ہم اپنے ملک کو ترقی کی طرف لے جاسکیں، روزگار پیدا کریں اور قومی پیداوار کو

بڑھایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ خسارہ بھی بدستور ہمارے اوپر سب سے بڑا بوجھ اب تک موجود ہے۔ 179 ارب روپے اب تک اس بجٹ کے خسارے میں ہیں۔ خسارے کا زیادہ دارومدار باہر کی امداد سے ہوتا ہے اور خسارہ اگر ہو تو اس کی ترقیاتی field میں کمی پوری کی جاتی ہے۔ مجموعی ترقیاتی حوالے سے اس وقت 160 ارب رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں اگر ہمیں خسارہ پورا کرنے کے لیے باہر سے پیسہ نہیں ملا تو ہماری ترقیاتی field پر اثر پڑے گا۔ اس سال 134 ارب' ڈالر' sorry روپے مختص تھے ترقیاتی حوالے سے' اس میں سے صرف 120 خرچ ہوئے ہیں چودہ ارب خرچ نہیں ہوئے۔ اب چودہ کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آیا کیوں خرچ نہیں ہوئے یا ہمیں نہیں ملے۔ یہ سب خسارے کی وجہ سے ہوتا ہے اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ خسارے کا جو سلسلہ ہے اس کو ہم کم کریں۔ ہم اپنے وسائل سے اپنا بجٹ بنائیں تاکہ ہم دوسروں کے دست نگر نہ رہیں۔ اگر ہم دست نگر رہیں گے تو ہم دوسروں سے امداد مانگیں گے، قرضے مانگیں گے۔ اس کا اعتراف ہم سب سیاسی لوگ، حکومت' سب کر چکے ہیں اور وزیر خزانہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس کشکول کے کلچر سے اپنے آپ کو نجات دلائیں اور نجات اس وقت ملتی ہے جبکہ ہم اپنی پیداواری قوت کو بڑھائیں اور اپنے بجٹ کو زیادہ سے زیادہ اپنے ہی وسائل سے تیار کریں تاکہ خسارے کا جو ایک حجم ہمارے اوپر بدستور ماضی کے حوالے سے ہے وہ ختم ہونا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یقینی طور پر اپنا دفاع ہر ملک کا ایک فرض ہے۔ دفاع کے حوالے سے ہم یقینی طور پر بجٹ کو اہمیت دیتے ہیں لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنا دفاعی خرچ کم کر کے عوام کی بھلائی کے لیے زیادہ خرچ کریں۔ ہم لوگوں کے دفاعی field کا خرچ بدستور، ماضی کے تسلسل کے طور پر اب بھی موجود ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے ہمارے عوام کی بھلائی کی بات کم ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم اپنے حالات کو اس طرح بنائیں تاکہ ہمیں دفاعی حوالے سے پیسے خرچ کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اس سلسلے میں ایک بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ انڈیا اور پاکستان میں ایک خوشگوار negotiations کا ماحول بن رہا ہے۔ یقینی طور پر اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو دونوں ملکوں کی اس میں بھلائی ہے۔ حکومت اور عوام کی بھلائی ہے۔ یقینی طور پر بعد میں ہمیں دفاع پر اتنا خرچ کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔

اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ گوادر کی جو بات ہوئی ہے اس میں بہت سا پیسہ بھی رکھا گیا ہے۔ وزیر خزانہ یہاں موجود ہیں۔ میں اس منصوبے سے اختلاف کرتا ہوں کیونکہ گوادر کا ماسٹر پلان اب تک clear نہیں ہے۔ میں بالکل بات کھل کے کہتا ہوں کہ گوادر مجموعی طور پر چودہ کروڑ عوام کا ہے لیکن جس صوبے میں موجود ہے وہاں سب سے پہلے اس صوبے کا حق بنتا ہے۔ اس صوبے کا جب حق بنتا ہے تو ماسٹر پلان میں، میں نے دوسرے فورموں میں بھی یہ بات کی اور آج اس ایوان میں بھی کھل کر بات کہوں گا کہ وہاں کی roads کو open رکھنے سے میں مطمئن نہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے Gawader to Turbat, Turbat to Punjgoor, Punjgoor to Noshki Afghanistan border اور Punjgoor to Qallat, Qallat to Quetta, Quetta to Chamman یہ roads اسی گوادر ماسٹر پلان کا حصہ ہونا چاہیئں تا کہ بلوچستان کی مجموعی آبادی محسوس کرے کہ واقعی ہمارے عوام کے حقوق گوادر کے حوالے سے اہم ہیں۔ اس بجٹ میں اب تک ان roads کو نہیں رکھا گیا ہے۔ لہذا میں وزیر خزانہ صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ اس پر نظر ثانی کریں اور ان roads کو اس گوادر ماسٹر پلان کا حصہ بنا کر جس طرح ساحلی سڑکوں کی تعمیر ہو رہی ہے اسی طرح ان سڑکوں کی تعمیر بھی ہونی چاہیئے۔ دوسرے صوبوں کے لئے جو سڑک بن رہی ہے، بلوچستان میں بھی اس کی تعمیر ہو۔ یقینی طور پر گوادر پورٹ کی بہت اہمیت ہے۔ یہاں انٹرنیشنل سڑکوں کے حوالے سے اور بلوچستان کے عوام کی ضروریات کے حوالے سے یہ سڑکیں ہونی چاہیئں۔

جناب چیئرمین ! اس کے علاوہ میں آپ سے عرض کروں کہ بجٹ میں پہلے مرکز ہوتا ہے اس کے بعد صوبے ہوتے ہیں۔ بلوچستان کا ۹۵ فیصد بجٹ مرکز کی طرف سے جاتا ہے۔ صرف ۵ فیصد صوبے کی طرف سے ہوتا ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کی سب سے زیادہ آمدنی vehicles سے ہے اور اس کے بعد ہمارے اقلیتی برادران ہیں، جن کو شراب کے پرمٹ ملے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں مجموعی طور پر بلوچستان کی آمدن ڈیڑھ ارب روپے ہے۔ باقی ۲۴ ارب روپے بلوچستان کو ماضی میں مرکز کی طرف سے جایا کرتے تھے لیکن اس دفعہ ہمارے بجٹ کو بڑھانے کی بجائے کم کر دیا گیا ہے۔ ہمارا بجٹ متاثر ہوا ہے، کم ہوا ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر اعظم صاحب کو ایک خط بھی لکھا ہے۔

ہمارے بجٹ میں جو کمی ہم محسوس کر رہے ہیں اگر اس کمی کو پورا نہیں کیا گیا تو آنے والے دنوں میں ہم اس قابل بھی نہیں ہوں گے کہ ہم بلوچستان کا بجٹ بھی پیش کرسکیں۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اخبار "انتخاب" میں ایک مفصل انٹرویو بھی دیا ہے جس میں انہوں نے کھل کر وضاحت کی ہے کہ اس بجٹ میں بلوچستان کی ۳ ارب روپے کی کٹوتی کی گئی ہے۔ ٹوٹل ہمیں ۲۴ ارب ملنے تھے، اس میں ۳ ارب روپے کی کٹوتی ہوئی ہے۔ نمبر ۳۔ بلوچستان کو جو ۴ ارب روپے کی گرانٹ دینی تھی وہ بھی بند کر دی گئی ہے۔ یہ ۷ ارب روپے ہوگئے۔ گیس سرچارج میں اضافہ کرنے کی بجائے کمی کی گئی ہے۔ نمبر ۴۔ دیگر صوبوں کو آبادی کی بنیاد پر فنڈز دیئے گئے ہیں۔ یقیناً تمام صوبوں کو مرکزی حکومت کی طرف سے آبادی کی بنیاد پر funds دیئے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سمجھیں یا ہماری کمزوری سمجھیں کہ گزشتہ مردم شماری میں ہماری آبادی میں اضافے کی بجائے کمی دکھائی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں جو فنڈز آبادی کی بنیاد پر ملتے تھے وہ کم ہو گئے۔ پہلے 5.3 تھے اب اس کی بجائے 5.1 ہمیں ملے ہیں۔ یہ بھی ایک کمی ہے۔ نمبر ۵۔ دیگر صوبوں کے فنڈز میں ۱۱ فیصد اضافہ کیا گیا ہے جبکہ بلوچستان کو اس اضافے سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ یہ بات ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی کہہ چکے ہیں۔ ہمیں اس ۱۱ فیصد اضافے میں بھی شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے کہ ہماری آبادی اس دفعہ کم دکھائی گئی ہے۔ نمبر ۶۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ سندھ اور پنجاب سے نکلنے والی گیس کی قیمتوں کو پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں سے منسلک کیا جاتا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں گیس کی قیمت ۱۸۰ روپے فی مکعب فٹ رکھی گئی ہے جبکہ بلوچستان میں کئی سالوں سے گیس کمپنیوں کے ساتھ ایک معاہدہ چل رہا ہے جس کے مطابق بلوچستان میں گیس کی قیمت ۲۵ روپے فی مکعب فٹ مقرر ہے۔ ۱۸۰ اور ۲۵ میں کتنا فرق ہے؟ ظاہری بات ہے کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پرانے معاہدوں پر نظر ثانی کرکے بلوچستان کو بھی ۱۸۰ روپے قیمت ملنی چاہیئے۔ اس سے بلوچستان کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ بلوچستان کی واحد آمدن گیس ہی ہے۔ اگر گیس میں ہماری آمدن کم ہو تو ہم بلوچستان کو کہاں سے بہتر وسائل دے سکتے ہیں؟

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ذمہ داری اس ایوان کی بنتی ہے۔ بجٹ کا جو مثبت پہلو تھا یقیناً

میں نے وہ بھی پیش کیا ہے۔ مجموعی طور پر میں بجٹ کو مرکزی سطح پر مثبت سمجھتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے حوالے سے جو میری مجبوریاں تھیں، جو گزارشات ہیں، وہ بھی میں نے اس ایوان کے ذریعے وزیر خزانہ کو پیش کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں اگر موقع ہوا تو میں ان کی خدمت میں بھی آ کر بیٹھوں گا اور تفصیل سے بات کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ ہماری اس کمی کو محسوس کر کے اس کو پورا کریں گے۔ ہمیں یہ موقع نہیں دیں گے کہ اس آواز کو ہم عوام میں لے جائیں۔ عوام نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ یہ ایک بہترین ادارہ ہے اور یہاں پر ہی ہمارے مسائل حل ہوں۔ اسی میں ہی ہماری بہتری ہے۔

میں آخر میں یہ دوبارہ کہوں گا کہ حزب اختلاف اس وقت بائیکاٹ پر ہے، میری گزارش ہے کہ وہ واپس آئے کیونکہ ہم سب کو مل کر، اس ملک کے حوالے سے تمام مسئلوں کو حل کرنا ہے اور بالخصوص یہ بجٹ جو پیش ہوا ہے اس بجٹ کو implement کرنا بھی اسی ایوان کا کام ہے۔ اگر ہم ایوان میں بیٹھیں گے ایک قوت کے حوالے سے تو یقینی طور پر یہاں سے ہم مجموعی طور پر، جو ہماری cabinet ہے، جو گورنمنٹ ہے جو انتظامیہ کو چلاتی ہے اس کو ہم check and balance کے ذریعے اس بجٹ پر بہتر شکل میں عملدرآمد کروا سکتے ہیں۔ مہربانی۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ جی۔ میں request کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک تقریر کریں تاکہ ہمارے باقی ساتھی بھی بول سکیں۔ نصیر مینگل صاحب۔

**میر محمد نصیر مینگل:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ پر بولنے کے لئے موقع دیا۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے بھائی اگر موجود ہوتے تو بہتر تھا کیونکہ یہ قومی بجٹ ہے وہ اس میں یہ حصہ لیتے اور ملک کے لئے مزید اپنی تجاویز دیتے تاکہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب کے نوٹس میں وہ recommendations لاتے اور اس میں کچھ improvement اور اصلاح کی گنجائش ہوتی تو کر لیتے۔ حالانکہ LFO کا جو وہ بتا رہے ہیں کہ LFO کے تحت الیکشن ہوا۔ وہ منتخب ہو کر یہاں آئے ladies seats بڑھ گئیں، age کا مسئلہ حل ہو گیا لیکن چند چھوٹے چھوٹے مسائل میں وہ

الجھے ہوئے ہیں۔ پورے ملک کا بجٹ سال میں ایک دفعہ پیش ہوتا ہے تو اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر انہیں ادھرموجود ہونا چاہئے ۔ آپ کی اجازت سے، اس ایوان کے پلیٹ فارم سے میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور اس میں شریک ہوں تاکہ قومی بجٹ کو صحیح شکل دی جاسکے اور ان کی تجاویز اس میں شامل ہوسکیں۔

میں شوکت عزیز صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ملکی اور بین الاقوامی معاشی حالات میں اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس بجٹ میں، جو ٹیکس فری بجٹ بھی ہے لوگوں پر کچھ زیادہ بوجھ بھی نہیں ڈالا گیا ہے۔ یہ بھی ایک اہم کارنامہ ہے جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہمارا ملک زرعی ہے اور زیادہ تر لوگوں کا دارو مدار زراعت پر ہے تو agriculture میں جو incentives یا رعایت دی ہے مشینری امپورٹ کرنے پر اور دوسری چیزوں پر، تو اس سے ہمارے زراعت پیشہ بھائیوں کو کافی فائدہ ہوگا۔ اس لئے بھی ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور پھر ہمارے سرکاری اورغیرسرکاری ملازمین کی تنخواہوں کو بڑھایا گیا ہے ۔اس میں 15% پینشنرز کے لئے بھی رکھا گیا ہے۔ اس کو بھی ہم appreciate کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس میں بھی ان کا بہت بڑا رول ہے انہوں نے اس میں Food support programme بھی دیا ہے جس میں تمام غریبوں کو جن کو پہلے 2000 روپے ملتے تھے اب 2400 روپے ملیں گے اور اس میں کئی گھرانے جن کے اپنے وسائل اتنے نہیں ہیں ان کی روزمرہ کی ضروریات پوری ہوسکیں گی۔ چونکہ مکانات کے مسئلے سے عام آدمی متاثر ہوتا ہے اس لئے construction کی فیلڈ میں بھی 25% چھوٹ سے لوگوں کو مکان بنانے میں آسانی ہوگی ۔ ساتھ ہی government employees پانچ لاکھ تک کا قرضہ بھی لے سکیں گے اور اس کی گارنٹی فیڈرل گورنمنٹ دے گی ۔ یہ بھی خوش آئند ہے۔ ایجوکیشن سیکٹر میں بھی انہوں نے کافی مراعات دی ہیں اور allocations increase کی ہیں۔ اس طریقے سے health بھی ہے ہم بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اور بلوچستان کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ وہ اپنے وسائل سے وہاں کے development programme کرسکیں۔ اس سے پہلے بھی ہمیشہ صوبائی لیول پر اسمبلی میں یا یہاں نیشنل اسمبلی میں ہماری یہ گزارش رہی ہے کہ بلوچستان کو رقبہ کے لحاظ سے funds مہیا کئے جائیں ۔ اگر population کی بنیاد پر دئے جائیں گے تو کبھی

بھی بلوچستان میں صحیح طریقے سے ترقی نظر نہیں آسکے گی ۔بلوچستان کا رقبہ 43% ہے جو تقریباً رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا آدھا ہے۔population کے لحاظ سے 5.1 ہے ۔اس لحاظ سے فنڈز دئے جائیں گے تو اس سے ترقی میں کوئی پیش رفت نہیں ہوسکتی ہے اور صحیح معنوں میں ترقی نظر نہیں آسکتی ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ population کو بنیاد نہ بنایا جائے ۔بلکہ اس دفعہ تو یہ ہوا ہے کہ جیسے میرے ایک سینیٹر دوست نے کہا کہ کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے یا اختلافات کی وجہ سے صحیح طریقے سے sensus میں حصہ نہیں لیا اور اس 5.3 کی figure کو کم کر کے 5.1 کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح یہ بڑھنے کی بجائے کم ہوگئی ہے لہذا اس کو بڑھا دیا جائے ۔جب تک N.F.C. Award دوبارہ زیر غور نہیں آتا ' اس کی تکمیل نہیں ہوتی ہے ' اس وقت تک اس figure کو 5.3 ہی کر دیا جائے تو پھر ترقی میں کچھ پیش رفت ہوسکتی ہے ۔

جیسے کہ بلوچستان میں گوادر پورٹ کے لئے funds رکھے گئے ہیں لیکن صوبائی حکومت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ اس infrastructure کے لئے کام کر سکے تو اس کے لئے صوبائی حکومت کو مدد دینا ہوگی ۔اس کے ساتھ ہی وہاں زمین کی قیمتیں کم ہیں ' ہم چاہتے ہیں کہ وہاں گوادر پورٹ میں industries قائم ہوں اور اس کے لئے دوسری facilities ہوں۔آج وہاں زمین کے ریٹ کم ہیں ۔اگر پیسے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کئے جائیں تو زمین آسان قیمت میں مل سکتی ہے ۔جو زمین آج ایک لاکھ روپے فی ایکڑ ہے وہ چار پانچ سال بعد دس پندرہ لاکھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے بھی نہیں مل سکے گی ۔اس لئے ایک خطیر رقم کی ضرورت ہے جو وہاں دے دی جائے ۔ چونکہ وہاں قحط سالی رہی ہے ۔چار پانچ سالوں سے وہاں بارشیں نہیں ہوئی ہیں ' وہاں نہری علاقے نہیں ہیں' صرف ٹیوب ویل ہیں ۔اس لئے under ground پانی کا level نیچے گر گیا ہے ۔ہمارے زمینداروں کو آئے روز agriculture risks سامنے آتے ہیں ۔ واپڈا کی طرف سے جو بجلی مہیا کی جا رہی ہے ' اس میں confusion ہوتی ہے ' واپڈا کی طرف سے بجلی بند کر دی جاتی ہے ۔اس وجہ سے کھڑی فصلوں کو نقصان ہوتا ہے ۔ ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے وہاں زمینداروں کو خاص relief دیا جائے ۔ واپڈا کو بھی کہا جائے کہ ان حالات کو مد نظر رکھ کر ان کے ساتھ concession کیا جائے اور جب تک وہاں کوئی خاص پروگرام نہیں بنتا ہے اس وقت تک زمینداروں کے ساتھ رعایت کرے ۔

میرا علاقہ ضلع خضدار ہے ۔ وہاں under ground water زیادہ ہے ۔ وہاں کئی ٹیوب ویل لگے ہیں لیکن بجلی کا سسٹم ذرا صحیح نہیں ہے ۔لہذا میں گزارش کرتاہوں کہ اس ایوان کی وساطت سے جو recommendations نیشنل اسمبلی میں بھیجنی ہیں ، جنہیں وزیر خزانہ حتمی شکل دیں گے، ان میں میری یہ تجویز شامل کی جائے کہ وڈھ گرڈ upgrade کیا جائے تاکہ وہاں کے دیگر علاقے بھی اس سے benefit حاصل کرسکیں ۔ یہ بھی ایک اہم ضرورت ہے جس کی میں سفارش کرتاہوں کہ اس کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے ، اس کے لئے رقم رکھی جائے اور اسے قائم کیا جائے ۔

باقی جیسے ہمارے ایک دوست نے کہا کہ وہاں provincial government کے کئی مسائل ہیں۔ پہلے ہم بلوچستان کے لئے فنڈز رقبہ کے لحاظ سے مانگتے تھے، اب ہمیں آبادی کے لحاظ سے اس دفعہ دیئے ہیں تاہم آبادی کا بھی کہہ دیا گیا ہے کہ 5.3 سے کم ہو کر 5.1 ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے ہماری بلوچستان کی گورنمنٹ کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے ہماری سفارش ہے کہ 5.1 کی بجائے 5.3 کی بنیاد پر فنڈز دئے جائیں تو ترقی میں کچھ پیش رفت ہوگی اور بلوچستان گورنمنٹ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائے گی۔

اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہر سال جو گرانٹ پر annual 11% growth دی جاتی ہے ، اس دفعہ واحد ہمارا صوبہ ہے جسے یہ نہیں دی گئی ہے۔ لہذا

11% growth may be allowed on the grant amount of 2001 to 2002 which has been fixed since then, along Rs.1.1 billion to government, which has been intimated earlier. The next NFC award is finalized. The share of the province may be worked out 5.3, as per earlier award and the balance difference of Rs.30 or 35 million may be paid to this province in 2003 - 2004 as special grant.

اس کے علاوہ ہماری royalty کا جو مسئلہ ہے province may be paid royalty at 12.5 % of the market price of the gas instead of well head price paid to the PPS

اس سے ان کا180 ریٹ بن جاتا ہے اور ہمارا وہی 25 روپے ہے۔ اگر اس کو اس کے at par لایا جائے تو اس سے ہمارے صوبہ بلوچستان کے کچھ مسئلے حل ہوں گے

گیس کے علاوہ ہماری royalty کے بارے میں جیسے ہماری صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ ۱۵ بلین روپے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہیں اگر خسارے اور مالی حالات کی وجہ سے وہ پیسے بلوچستان گورنمنٹ کو دیئے جائیں تو اس میں کافی پیش رفت ہو سکتی ہے۔ ان recommendations کے ساتھ ہم request کرتے ہیں آپ کے توسط سے ' اس ایوان کے ذریعے وہ پیسے ہمارے بجٹ میں شامل کیے جائیں اور صوبائی حکومت کو مزید فنڈ دیئے جائیں۔ جو ہماری ongoing schemes وہاں ہیں تقریباً چار ملین روپے ان پر خرچ ہو گئے ہیں اور provincial government کے پاس اس وقت ایک روپیہ بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے development کا کام suffer ہو رہا ہے۔ چونکہ مرکز اور صوبے میں ہماری حکومت ہے' اس کا جو بھی credit ہے' اگر وہاں کچھ صحیح کام نہیں ہوگا تو nationalist یا دوسری پارٹیاں اس کو اس طرح لیں گی کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیشہ بے رخی اختیار کی جاتی ہے اور بلوچستان کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے ۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ مرکز کی طرف سے خصوصی گرانٹ دی جائے تاکہ ہمارے projects اور on going schemes مکمل ہو سکیں اور further annual development programme کے لیے پیسے مختص کیے جائیں۔ انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے وقت دیا اور اس امید کے ساتھ کہ یہ recommendations جو ہم نے دی ہیں یہ شامل کی جائیں گی، شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ مینگل صاحب۔ فوزیہ فخر زمان صاحبہ۔

مسز فوزیہ فخر الزمان خان۔ بات تو شوکت صاحب سے کرنی تھی لیکن وہ ہال سے چلے گئے۔

جناب چیئرمین۔ ان کے ساتھی بیٹھے ہیں۔ ان کو convey کریں گے۔

مسز فوزیہ فخر الزمان خان۔ چلیں وہ ان کو convey کر دیں گے ۔ بات یوں ہے کہ انہوں نے بجٹ تو بہت اچھا بنایا ہے لیکن اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے کہ ہمارے ملک

میں امیر، بہت امیر ہے اور غریب، بہت غریب ہے۔ کسی طرح اس فرق کو دور کر دیا جائے۔ کوئی پروٹین کی کمی سے مر رہا ہے کوئی پروٹین کی زیادتی سے مر رہا ہے۔ اگر پارلیمنٹرین نے کہا کہ ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں تو یہ غلط ہے۔ عوام پہلے ہی ہم سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ وہ ہمیں parasites سمجھتے ہیں۔ ان آٹھ مہینوں میں ہم نے ان کے لیے کیا کیا ہے؟ اگر ہم اپنے اندر جھانک کر دیکھیں تو guilt نے ہمیں مارا ہوا ہے۔ ہم سارے ملک کے کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ نیشنل اسمبلی میں بھی، سینیٹ میں بھی، یہی پیسہ جو تنخواہ بڑھانے کے لیے بعد میں ہمیں ملے گا، یہ اگر غریبوں پر لگا دیا جائے تو اللہ بھی خوش ہو گا اور عوام بھی۔

میرے پاس دو بزرگ آئے جن کی عمریں ۸۵ سے ۹۰ سال تھیں۔ وہ بہت خفا تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری pension اتنی پرانی چلی آ رہی ہے کہ ہمیں کسی کو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور 15% جو بڑھا ہے وہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ بیٹا ہم اگر زندہ ہیں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی دی ہے ہماری pensions کو کم از کم نئے pensioners کے برابر لایا جائے، پھر 15% بڑھائیں۔ ہماری تو اس میں دوائیاں بھی پوری نہیں ہوتیں۔ کیونکہ بزرگوں کے ساتھ تو دوائیاں ہی بہت لگ جاتی ہیں اور پھر وہ لوگ غیرت والے لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ انگریزوں کے زمانے سے ہم سروس کر رہے ہیں۔ ہم تو اپنے بچوں کے آگے بھی ہاتھ نہیں پھیلا سکتے۔ تو ذرا اس پر بھی غور کیا جائے کہ جو above eighty ہیں ان کی پنشن کچھ بہتر کر دی جائیں۔

جہاں تک بڑی گاڑیوں اور چھوٹی گاڑیوں کا تعلق ہے تو امیر تو ایک لاکھ فالتو دے کر بھی گاڑی خرید سکتا ہے لیکن غریب ساری عمر پیسہ جمع کرتا ہے اور ایک چھوٹی گاڑی کے قابل بھی نہیں ہوتا۔ بہتر ہو گا اگر چھوٹی گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی کر دی جائے۔ پھر آپ جانتے ہیں کہ جس پسماندہ علاقہ سے میں تعلق رکھتی ہوں وہاں تو سڑکیں بھی نہیں ہیں۔ ندی نالے کی شکل کی سڑکیں ہیں۔ وہ صرف jeepable کہلا سکتی ہیں۔ سڑکیں تو وہ نہیں ہیں اور آج کل jeep ساٹھ لاکھ سے کم نہیں ملتی۔ بہت ٹوٹی ہوئی سڑکیں اور بہت ٹوٹی ہوئی گاڑیاں اتنی pollution پھیلاتی ہیں۔ میرا علاقہ جنت نظیر ہے۔ لیکن ان دھوؤں کی وجہ سے وہ برباد ہو رہا ہے۔ ویسے بھی مجھے سمجھ نہیں آتا کہ انڈیا میں کرولا چھ لاکھ کی ہے لیکن پاکستان میں تیرہ لاکھ کی

کیوں ہے ؛ ذرا پلیز ان باتوں پر بھی غور کیجیئے۔

اب میں لکڑی کے بارے میں کہوں گی ۔ ہمارے پاس مانسہرہ ہزارہ میں صرف ایک لکڑی ہی ہے۔ جو بھی آج تک سیاستدان آئے ہیں، چالیس سال تو یہ میری انگلیوں پر گنے ہوئے ہیں، وہ سب اس لکڑی کو دیمک کی طرح چاٹ گئے ہیں ۔ نئی حکومت آئی تھی تو ہم خوش تھے کہ شاید یہ علمائے کرام ہیں، یہ غریبوں کے لئے دل میں محبت رکھیں گے ۔ یہ لکڑی کی لوٹ مار سے ہمیں بچائیں گے لیکن وہ بھی ٹمبر مافیا کے شیئر ہولڈرز ہوگئے ہیں ۔ میں چاہتی تھی کہ اپوزیشن آج موجود ہوتی کیونکہ اس دن انہوں نے بہت گلہ کیا تھا کہ ناظمین سے استعفے لے لئے گئے ہیں ۔ تو لے لئے نہیں گئے ہیں ۔ میرا بیٹا خود ایم پی اے ہے۔ وہ تین مہینے سے کہہ رہا ہے کہ میں استعفیٰ دینا چاہ رہا ہوں ۔ میں روز واک آؤٹ کر رہا ہوں ۔ میں روز اکرم درانی صاحب کو بتا رہا ہوں کہ جنگلات لٹ رہے ہیں۔ آٹھ لاکھ فٹ لکڑی شیرکوٹ میں پڑی ہے ۔ حکومت اس وقت ٹمبر مافیا کی شیئر ہولڈر بنی ہوئی ہے اور وہ یہ سب آپس میں بانٹ رہے ہیں ۔ یہ ان کو بتا بتا کر تھک گیا ہے ۔ وہ مسکراتے رہتے ہیں۔ کیا، کیا ہے انہوں نے ان آٹھ مہینوں میں ؟ سوائے یہ کہ بورڈ اتار دیئے، گانے بند کردیئے ، بچوں سے ٹیپ ریکارڈر لے کر توڑ دیئے ، ان کی اتنی منفی سوچ ہے۔ ٹیپ ریکارڈر تو ہمیں قرآن شریف اور سیرت النبوی بھی سناتے ہیں ۔ یہ تو ان کی گندی سوچ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ٹیپ ریکارڈر پر صرف غلط باتیں آتی ہیں۔

عورت، عورت جتنی زیادہ ان کو نظر آتی ہے پاکستان میں کسی اور کو نظر نہیں آتی۔ اچھی بھلی covered عورتیں بیٹھی ہوتی ہیں ۔ کہتے ہیں چہرے پر بھی زبیں لگا لو۔ عورت کے پیچھے تو اللہ جانے وہ کیوں پڑے ہوئے ہیں ؟ عورت تو ان کے حواس پر چھائی ہوئی ہے ۔بڑا افسوس ہے۔ جب وہ آئے تھے تو میں بڑی اچھی امیدیں رکھتی تھی ۔ میں خود ایک اسلامی ذہن کی عورت ہوں لیکن جو اسلام وہ ہم پر لاگو کر رہے ہیں وہ کیا ہے؟ کبھی جمالی صاحب یہ کہتے ہیں کہ جو میرا حکم نہیں مانے گا وہ پاکستان سے out ہوگا ۔ادھر اکرم درانی صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو میرا حکم نہیں مانے گا وہ صوبہ سرحد سے نکل جائے ۔ میرا بیٹا وہاں سے کیسے نکل جائے ۔ ہمارا خاندان تو چار سو سال سے مانسہرہ میں آباد ہے ۔ وہ روز کہہ رہا ہے کہ اماں میرا دل چاہتا ہے کہ میں پاکستان چھوڑ کر نکل جاؤں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جہاں بدی کو بڑھتے دیکھو اور تم

اس پر قابو نہ پا سکو تو وہاں سے نکل جاؤ تو یہ وہاں کے تکلیف دہ حالات ہیں ۔ جنگل ہمارے لٹ رہے ہیں۔ اسلئے بھی کہ گیس ہم سے 15 کلومیٹر پر ہے اور ہم تک نہیں پہنچی ۔ میں اوگی، ہزارہ کی بات کر رہی ہوں۔ وہاں سے صرف 15 kilometer کے فاصلے پر گیس ہے اور وہاں اتنی سردی پڑتی ہے کہ آگ جلائے بغیر گزارہ ہی نہیں ہے۔ بس بے دریغ جنگل لٹ رہے ہیں اور حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں ۔ اب سے چالیس سال پہلے جب میں وہاں گئی تھی تو وہاں اتنی بارشیں ہوتی تھیں کہ میں بارشوں سے تنگ آ جاتی تھی لیکن اب چونکہ جنگل صاف ہو چکے ہیں اور سب بادل آئے ہوئے ناران جاکر برستے ہیں ۔ ہم لوگ ترستے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔

پانی کی ہمارے پاس اتنی کمی ہے کہ آپ اندازہ ہی نہیں کرسکتے ۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس بجلی کی بھی اتنی کمی ہے کہ جیسے دیئے جلتے ہیں ۔ اگر ہمارے پاس گرڈ سٹیشن ہو جائے یا گیس ہو جائے تو بھی جنگلات کی بہت بچت ہو جائے گی۔ جناب والا ! بڑا اچھا بجٹ شوکت عزیز صاحب نے بنایا ہے لیکن وہ اس فرق کو کیسے دور کریں گے جو کہ پاکستان میں امیر اور غریب کے بیچ میں ہے ؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ ۔ پری گل آغا صاحبہ ۔

مسز پری گل آغا: جناب چیئرمین ، میں ذرا ابھی تیاری کر رہی ہوں ۔ بعد میں بولوں گی ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بعد میں بات کرلیں ۔ جسٹس عبدالرزاق تھہیم صاحب ۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب اصل میں ، میں آخر میں بولنا چاہتا تھا لیکن حکم ہے تو حاضر ہوں ۔

جناب والا! 1973ء سے لے کر آج تک کبھی بھی بجٹ سینیٹ میں پیش نہیں کیا گیا ۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ آج اس Upper House میں ، اس سینیٹ میں، بجٹ پر general discussion بھی ہو رہی ہے اور اس کی recommendations بھی ہو رہی ہیں ۔ اس کا کریڈٹ اُن کو جاتا ہے جنہوں نے ہمیں یہ موقع دیا ہے ۔ میں ایل ایف او یا اور کسی جانب نہیں جانا چاہتا ، میں حقائق پر جانا چاہتاہوں کہ Upper House کی prestige بھی ہے

کہ آئندہ جو بجٹ ہوگا اس پر فقط recommendations نہیں ہوں گی بلکہ جیسے بل قومی اسمبلی سے پاس ہوتے ہیں ' یہاں سے بھی پاس ہو گا۔

جناب والا ! budget details and figures پہلے ہی distribute ہو چکی ہیں ' میں ان میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ آپ نے بہت محدود time دیا ہے ' اسے کچھ بڑھا بھی دیں کیونکہ شاید بولنے والے اتنے نہ ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ بے شک زیادہ وقت لے لیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم۔ میں بجٹ کی خاص خاص باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ شوکت عزیز صاحب کو یہاں ہونا چاہیئے تھا ' وقت کی کوئی ایسی adjustment ہوتی کہ وہ ہماری تقاریر سنتے۔ پہلے تو ہمارا تاثر یہ تھا کہ ہم IMF کے under ہیں۔ وہی ہمیں چلاتے ہیں اور کنویں سے نکالتے ہیں یا recommendations کرتے ہیں تو شوکت عزیز صاحب نے clear کیا کہ next year سے انشاء اللہ ہم آئی ایم ایف کے محتاج نہیں رہیں گے بلکہ اپنے فیصلے خود کریں گے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ mini budget نہیں آئے گا ' I believe it کہ وہ اس کو بھی honour کریں گے کہ mini budget نہیں آئے گا۔ یہ ہماری history رہی ہے کہ commitments بھی ہوتی ہیں اور mini budgets بھی آتے ہیں۔

بجٹ کی جو اچھی باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ اس میں development کے لئے پیسے زیادہ رکھے گئے ہیں government servants کی تنخواہیں 15 per cent بڑھائی گئی ہیں ' pensioners کی pension 15 per cent بڑھائی گئی ہے ' یہ بھی بڑی قابل تعریف بات ہے۔

یہ tax free budget ہے ' بجٹ ہمیشہ secret ہوتا ہے۔ اس کے متعلق speculations ہوتی ہیں ' ٹیکس بڑھتا ہے ' اس پر bargaining ہوتی ہے۔ اس کا tax free ہونا بھی ایک بڑی خوش آئند بات ہے۔ ان اقدامات پر میں شوکت عزیز صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں ' وزیر اعظم صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں، صدر مملکت صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ بڑا

متوازن بجٹ ہے اور انشاء اللہ اس بجٹ کے بہت سے فائدے ہوں گے۔

اب کچھ دوسری باتیں ہیں جناب والا! پہلے میں finance پر آتا ہوں ' saving schemes میں پنشنرز ' widows اور retired لوگوں کے زیادہ پیسے جاتے ہیں' ان سکیموں پر profit day to day کم کیا جا رہا ہے کیونکہ میں mofussil کا رہنے والا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے علاقوں میں اگر آپ ان کو یہ incentive نہ دیں گے تو جناب والا! ایک لاکھ روپے پر پانچ ہزار فی ماہ' جہاں سے loan لیا جاتا ہے' آدمی ضمیمے پر دیتے ہیں اور سکیمیں شروع ہوگئی تھیں ' تاج کمپنی تھی اور دوسری ہزاروں قسم کی کمپنیاں تھیں۔ میں ان میں نہیں جانا چاہتا' ان میں incentives دیئے گئے تھے 20 per cent یا کچھ' وہ ساری ڈوب گئیں' ڈوبنے کی وجہ سے یہ ہوا کہ شاید وزیر خزانہ صاحب کو خیال نہیں آیا کہ national exchequer کو کتنا نقصان ہوا اور اس حکومت نے ان غریبوں کو ' بیواؤں کو billions of rupees دیئے ہیں اور دے رہے ہیں - یہاں کتنا profit کم کر رہے ہیں' اس کا کیا فائدہ ہوگا ' کتنا نقصان حکومت کو ہو رہا ہے شاید وزیر خزانہ صاحب کے ذہن میں یہ aspect نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس سکیم میں reasonable amount of profit ہو' جس میں ان کا گزارہ بھی ہوسکے ' وہ دیا جائے ' اور بڑی کمپنیوں وغیرہ کو اس سے debar کیا جائے کہ وہ اس سے بچ سکیں جو incentive دے کر پیسے لوٹتے ہیں اور پھر حکومت ان کو پیسے دیتی ہے - یہ ایک important چیز ہے - اگر وزیر خزانہ صاحب ہوتے تو میں ان کو آپ کے توسط سے عرض کر دیتا کہ اس کو seriously لیں اور ہمیں facts and figures دیں کہ ڈوبی ہوئی companies کے گورنمنٹ نے کتنے پیسے دیئے ہیں اور profit پر کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب والا! پہلے Ministry of Interior کو لیتا ہوں -سندھ میں اس پر کتنا خرچہ آتا ہے ' رینجرز اور Frontier Constabulary وہاں ہے اور پولیس بھی ہے لیکن اس کے باوجود جیکب آباد میں امن ابھی تک نہیں۔ کوئی گھر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اگر نکلتا ہے تو اغوا ہو جاتا ہے یا غریب آدمی پیسے دے کر واپس آتا ہے۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا - میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا - میں criticise کرنے کے mood میں نہیں ہوں بلکہ positive mood میں ہوں کہ یہ گورنمنٹ کا فرض بنتا ہے کہ وہ پراپرٹی اور جان

ومال کا تحفظ کرے۔ اگر تحفظ نہیں ہو سکتا تو پھر یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔

جناب والا! کراچی کے حالات کیا ہیں؟ آپ اخبارات پڑھیں، 30 سے لے کر 50 تک روزانہ گاڑیاں چھینی جاتی ہیں اور اس پر ابھی تک کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ اس چیز کا بھی ہمیں پتا ہے کہ پولیس اس میں ملوث ہے۔ جناب والا! گاڑی گن پوائنٹ پر چھینی جاتی ہے اور انشورنس والوں سے پیسے مل جاتے ہیں لیکن جو غریب آدمی insurance afford نہیں کر سکتا اسی کا خانہ خراب ہو جاتا ہے۔ ایسی چیزوں کو ان حوالوں سے ضرور دیکھنا چاہیئے۔ میں وزیر داخلہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے لیٹر لکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سب معزز ممبران کو لکھا ہو گا کہ national identity card یا passport کے متعلق کوئی تکلیف ہو تو اپنی suggestions دیں۔

جناب والا! میں یہ تجویز عرض کروں گا کہ جہاں بھی پاسپورٹ کے بڑے offices ہیں وہاں vigilance committee بنائیں۔ اب اسمبلیاں وجود میں آ چکی ہیں، Senators, MNAs, MPAs کو اس میں شامل کیا جائے، وہاں کے ناظم سے coordinate کیا جائے۔ وہ جا کر وہاں surprise visit کریں اور دیکھیں کہ وہاں کیا تکلیف ہے اور پھر وہ point out کریں۔

جناب والا! اب میں ایجوکیشن پر آتا ہوں کیوں کہ on honorary capacity چالیس سال سے میرا بھی کافی واسطہ ایجوکیشن سے ہے، میں نوکری میں نہیں ہوں۔ ایجوکیشن کا mofussil standard میں گر رہا ہے۔ گورنمنٹ تو بہت پیسے دیتی ہے مگر پرائمری ٹیچرز سکول میں نہیں جاتے۔ جو پرانے آدمی ہیں ان کو یاد ہو گا کہ ایک ڈسٹرکٹ آفیسر ہوتا تھا اور کسی ٹیچر کو جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ غیر حاضر رہے۔ اب SDOs ہیں، Supervisors ہیں اور girls side پر DOs ہیں، inspite of that اس میں بہتری نہیں آئی۔ جناب والا! اگر پرائمری اور سیکنڈری سے standard اچھا نہیں ہو گا تو پھر کہاں سے ہو گا۔ وہ بعد میں اوپر آ کر کیا کریں گے۔ یہ standard بہت گر رہا ہے اور اس کے لئے کچھ steps لینے چاہئیں۔

فیڈریشن میں، میں نے دیکھا ہے کہ بجٹ میں ایجوکیشن کے لئے huge amount رکھی جاتی ہے اور recurring expenditure میں آدھے سے زیادہ پیسے فیڈرل سیکرٹریٹ کی

تنخواہوں میں جاتے ہیں ۔ میں نے یہ بھی پڑھا تھا کہ گورنمنٹ اس بات کو consider کر رہی ہے کہ یہ پیسے academic side پر کیوں نہ جائیں ۔ یہاں Deputy Advisors اور دوسرے Advisors سارے tours کرتے ہیں، اس میں گورنمنٹ، پبلک یا ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے۔ وہ باہر جاتے ہیں اور tours کر کے واپس آتے ہیں ۔ میری مؤدبانہ گزارش یہ ہو گی کہ جو فیڈرل گورنمنٹ institutions چلا رہی ہے وہ institutions صوبوں کو دیئے جائیں اور گورنمنٹ ان کو grant دے ۔ پہلے private parties institutions چلاتی تھیں اور انھیں grants ملتی تھیں اور ان کا کنٹرول ہوتا تھا۔ اب وہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب والا! میں ابھی سری لنکا گیا تھا، وہ بھی غریب ملک ہے، وہاں 100% literacy rate ہے۔ یہاں 50% تو دیا گیا ہے لیکن مجھے اس میں doubt ہے کہ یہ 50% نہیں ہے اور ایجوکیشن کا standard بہت گرا ہوا ہے ۔ جناب اسی context میں ایک historical institution کا میں حوالہ دیتا ہوں، معاف کیجیئے گا میں آپ کا وقت لے رہا ہوں، سندھ مدرسۃ الاسلام واحد institution تھا جس نے مسلمانوں کو تعلیم دی، قائد اعظم بھی وہاں سے پڑھے، بلوچستان کے نواب عطاء اللہ، اور برصغیر کے جو بھی مسلمان تھے وہ وہاں سے پڑھے، لیکن اب اس کی حالت زار کیا ہے، اس میں political involvement ہو رہی ہے۔ کبھی رینجرز کو بلا کر تقاریر کرائی جا رہی ہیں، کبھی نیب والوں کو بلایا جا رہا ہے، کبھی چیف سیکرٹری کو بلایا جاتا ہے۔ ان کا اس institution سے کیا واسطہ ہے۔ میں نے محترمہ وزیر تعلیم سے عرض کی تھی کہ آپ کچھ خیال کریں۔ تو اسی historical institution میں، جس میں ہماری جان ہے، ہم نے پیسے دیئے ہیں، اور غریبوں کے پیسے ہیں، جہاں قائد نے پیسے دیئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے قائد کے چند الفاظ اس ہاؤس کو پیش کرتا ہوں تا کہ دنیا کو خبر ہو کہ اس کو nationalise کیوں کیا گیا۔ جب پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تھے، پاکستان نہیں بنا تھا، تو قائد اعظم کو عرض کیا گیا کہ جناب اس کو حکومت لے لے تو

these arethe words of Quaid-i-Azam:

"I do not want this college to be handed over to the government. I will not test the government, not even my own government. If some

persons in England were to talk of handing over the Universities of Oxford and Cambridge to the Government, the English people would revolt. If you can not run this college, take me, so I will run."

اب تو وہاں politics چل رہی ہے۔ میں وزیر تعلیم سے عرض کروں گا کہ وہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہم نے ان سے ٹائم مانگا ہے کہ اس کے لئے کچھ کیا جائے۔

جناب پہلے National Education Council 1980 میں بنی تھی۔ یہ تمام صوبوں کے representatives کی تھی۔ اب اس کا وجود ختم ہوگیا ہے۔ اب education کو بیوروکریٹس چلا رہے ہیں۔ ابھی DMG group, CSP کو کیا پتا کہ education کیا ہوتی ہے۔ میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ National Education Council کو activate کریں، اس میں تمام صوبوں کی representation ہو اور پھر یہ تمام باتیں جو میں عرض کر رہا ہوں اس مختصر وقت میں، اس کو consider کریں۔

جناب اب لیتے ہیں واپڈا کو۔ روز سنتے ہیں واپڈا اتنی ترقی کر رہا ہے۔ میں mofussil کا رہنے والا ہوں۔ ہم جب گاؤں جاتے ہیں تو وہاں چار چار دن بجلی نہیں ہوتی۔ وہاں لائن مین اور SDO powerful بنے ہوئے ہیں۔ جب ان کو پیسے نہیں ملتے تو بجلی کاٹ دی جاتی ہے۔ یہ mofussil والوں کے ساتھ ظلم ہے۔ Vigilance committee ہوئی، اچھا ہوا۔ آرمی بلائی، اچھا ہوا۔ پیسے recover ہوئے، اچھا ہوا۔ مگر اچھائی کے ساتھ ساتھ، اس گرمی میں relief نہیں ہے۔ جیکب آباد کے شہر میں بھی بجلی نہیں ہے۔ میں پرسوں وہاں جانے لگا تو مجھے لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ نہ جائیں، وہاں تو بجلی بھی نہیں ہے۔ وہاں گھنٹوں بجلی نہیں ہوتی۔ یہ بات کوئی نہیں کہتا، فقط تعریفیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ اس پر توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔

لوکل باڈیز اچھا نظام ہے کہ یہ کوئی نیا نظام نہیں ہے کہ جس پر criticism ہو رہی ہے 6th schedule میں جناب والا! اس کو لوکل بورڈ کہتے تھے۔ ہمارے ہاں کی بڑی بڑی ہستیاں اس کے صدر ہوتے تھے۔ development ہوتی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ کوئی نیا نظام آیا ہوا ہے۔ اس زمانے میں بھی development تھی، کوئی سیاست نہیں ہوتی تھی۔ اب جو نظام transfer ہوا ہے district government کو۔ ایوب صاحب نے بھی BD system رائج

کیا تھا۔ اس میں بھی ہم نے participate کیا۔ قائد اعظم کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح الیکشن لڑیں جنرل صاحب کے خلاف، BD members۔ نے ووٹ دیئے۔ rigging ہوئی۔ I am an eye witness to that کہ کیسے rigging کر کے محترمہ فاطمہ جناح کو ہرایا گیا۔ اب اسی BD system کے تحت ناظم elect ہوا ہے۔ اس میں کروڑوں روپے لگے ہیں۔ مگر ان تین برسوں میں ایک بات مجھے ماننی پڑے گی کہ development ہوئی ہے۔ پیسے خرد برد نہیں ہوئے بلکہ development ہوئی ہے۔ اب جو ناظم آئے ہیں وہ کچھ political way میں اپنی constituency کو develop کرتے ہیں۔ اسی لئے میں عرض کروں گا کہ MNAs, Senators, MPAs کو بھی development میں coordinate کرنا چاہیئے۔ ہم power نہیں چاہتے۔ proportionally ہر area کو representation ملے اور جناب بڑے دکھ سے میں عرض کرتا ہوں کہ ناظم کو صوبائی وزیر سے زیادہ protocol ملتا ہے۔ بعض جگہوں پر federal minister سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ 24 گھنٹے اس کے پاس escort ہے، گاڑی چلتی ہے، گاؤں جاتے ہیں، ہر جگہ protocol ہے۔ آپ سوچیں کتنا خرچ ہوتا ہے۔ آپ بھی جاتے ہیں، وزیر صاحب بھی جاتے ہیں، security must ہے۔ مگر ہم جو وہاں کے لوکل آدمی ہیں ان کو کونسی security چاہیئے۔ وزیر جب آتا ہے تو اس بیچارے کو ایسے ہی ایک دو آدمی ملتے ہیں تو وہ چلا جاتا ہے۔ تو یہ ساری باتیں review کرنے کی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ نظام خراب ہے۔

جناب اب lastly میں judiciary پر آتا ہوں۔ بڑا دکھ ہوتا ہے۔ میں بھی judiciary میں اسی مرحلہ سے گزر چکا ہوں، وکالت کے مرحلہ سے بھی گزر چکا ہوں۔ کل کے اخبار میں دیکھا کہ چیف جسٹس صاحب کی فوٹو کو لتاڑا جا رہا تھا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔ وہ زمانہ بھی تھا کہ جب سیشن کورٹس میں ہم جاتے تھے، وکیل کی حیثیت میں تو ایسے چلتے تھے کہ آواز نہ سنائی دے۔ کون جوابدہ ہے میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ سپریم کورٹ پر حملہ ہوا۔ جج صاحبان نے کیا کیا۔ جنرل صاحبان کا اس میں کیا دوش تھا۔ اس وقت تک Article 209 ہے کہ جج پر اگر کوئی الزام ہو تو Supreme Judicial Council میں آئے۔ LFO میں کچھ اچھی changes آئی ہیں۔ اچھی بات تو کوئی مانتا نہیں ہے۔ دو decade میں کسی جج پر جناب والا! کچھ بھی نہیں ہوا۔ صرف ایک کیس ہوا ہے جو کسی جج نے پاسپورٹ مانگا تھا تو اس کو نکالا گیا۔ اسی لئے میں

عرض کر رہا ہوں کہ judiciary کو independent رکھنے کے لئے کچھ تجاویز ہیں۔ جناب آپ نے کبھی زندگی میں یہ سنا ہوگا کہ سپریم کورٹ کا جج یا پبلک سروس کمیشن کا ممبر 22 گریڈ کے آفیسر کے under بیٹھے یا جب آپ ریٹائر کرتے ہیں تو ریٹائرمنٹ کے بعد بھاگتے ہیں۔ جیسے foreign countries میں ہے کہ retire نہ کریں، کوئی اپنی practice کرنا چاہے تو کرے، نہیں تو retire نہ ہو، ان کو وہ benefit دیئے جائیں اور ان سے کام لیا جائے، tribunals وغیرہ ہیں۔ اگر یہ incentives نہیں ہوں گے تو پھر کچھ برائیاں بھی نظر آئیں گی۔ یہ دکھ نہیں ہے۔ آج یہاں میرے اپنے دوست بھی بیٹھے ہیں، وسیم سجاد صاحب بیٹھے ہیں۔ کبھی ممبر 20 گریڈ کو prefer کرتا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ میں جو عرض کر رہا ہوں تو اس کی کچھ وجوہات ہیں۔ آپ بیچارے ان ججوں کو بھول جاتے ہیں۔ retirement کے بعد ان کو airport کا پاس بھی نہیں ملتا۔ ان کو blue passport بھی آپ نہیں دیتے۔ ان کو senior citizen تو کہتے ہیں، پھر جج صاحبان کیوں نہ کہیں کہ ہمیں diplomatic passport ملے۔ اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کی retirement کے بعد ان کو مراعات، جو صحیح ہوں، وہ ان کو مہربانی کرکے دی جائیں۔

میں ایک مثال دیتا ہوں، ایک superior judiciary تھی جس میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان ہوتے تھے۔ دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب سپریم کورٹ کے جج صاحبان تھے، ان کے اپنے لئے مراعات تھیں کہ دو servant بھی ہونے چاہئیں، بجلی کے بل بھی ہوں، پیٹرول بھی ہو، یہ بھی ہو وہ بھی ہو، لیکن ہائی کورٹ کے جج کو کچھ نہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ آپ practice کرتے ہیں۔ بھائی جو practice نہیں کرتے ان سے لکھوا لیں۔ پہلے ہائی کورٹ کے retired judges tribunals میں ہوتے تھے۔ آج سپریم کورٹ کے retired judges یہ نوکریاں کر رہے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ retired judges کی ایک high powered committee بنائی جائے۔ بہت سے honourable judges ہیں، ایسا نہیں ہے کہ judiciary خراب ہے۔ خواہ مخواہ judiciary کا نام لیا جاتا ہے۔ اس لئے میری judiciary کے متعلق تھوڑی سی یہ معروضات ہیں کہ ان کو بھی وہی benefits دیے جائیں جو سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج صاحبان کو دیے جاتے ہیں۔ پہلے تو یہ discrimination کبھی نہیں ہوئی، ایسا صرف اب ہوا ہے۔

اب جناب میں جیکب آباد کے لئے کچھ عرض کروں گا۔ پرائم منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سوئی گیس دی ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔میں نے ان کو عرض بھی کیا تھا۔ fortunately وفاقی وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر گڑھی کھیرو سے چل کر جیکب آباد جائیں تو کوئی بیس سے پچیس گاؤں اس area میں آتے ہیں اور ان سب گاؤں والوں کو financially بھی فائدہ ہو گا اگرانہیں سوئی گیس ملے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں شوکت عزیز صاحب کو اور پرائم منسٹر صاحب کو ایک بارپھر مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے اور میں نے جو positive suggestions دی ہیں، مجھے امید ہے انہیں consider کیا جائے گا۔ Thank you very much sir.

**جناب چیئرمین:** شکریہ جناب۔ جی الیاس بلور صاحب۔

**Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Sir, undoubtedly the House is one sided. All the Treasury side members are sitting and I am sure that they are not going to give any suggestion which will be included in the budget or excluded from the budget because they have to follow......,

**Mr. Nisar Ahmed Memon:** Sir.

**Mr. Chairman:** Let him finish first.

**Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Excuse me, let me speak sir, let me finish. Whether they give it or not, this is their own right. But my point is that the Finance Minister must be here or if the Finance Minister is not available, Parliamentary Secretaries should be here. Who will note that? You said that his colleagues are sitting here but colleagues cannot note whatever the objections are if you suppose Nisar Sahib or somebody is going to make. This is a budget session, he should sit in the budget sesssion. This is my proposal. I will not speak tomorrow if he is not there.

Thank you very much sir.

**Mr. Chairman:** Yes, Mr. Wasim Sajjad.

جناب وسیم سجاد: جناب والا! پہلے تو

I welcome Mr. Ilyas Bilour. He is a person who represents the Industry and, of course, he is very knowledgeable on economic affairs and we would, very much, be looking forward to his comments on the budget, which I am sure will be very meaningful and I think they will help us in improving whatever recommendations this House has to make. Now, as far as the absence of the Finance Minister is concerned, as you know sir, he was here but he cannot be in two places at the same time. He has some of his staff available here. They are taking notes, I am here, Mr. Naseer is here, there are three ministers sitting here, all of them are with their eyes and ears open, listening to all the suggestions and whatever suggestions are being made, they are being noted down. He will be making a winding up speech where he will be answering all the points that are being raised or will be raised by any of the honourable members in the House. Also sir, I would say that it is wrong assumption to say that the members of the Treasury Benches will not be able to make any suggestion or their suggestions will not be taken seriously. I think every suggestion from any honourable member. and I would say notes of members from the Opposition Benches will be taken very seriously. They will be looked into, it will be examined and I can assure you sir, that the Finance Minister will give a full consideration to everything and anything

which is reasonable, will be accepted and will form part of the final budget which is recommended by this House. Thank you sir.

**Mr. Chairman:** All the points raised, as you have said, will be passed on.

**Mr. Muhammad Naseer Khan (Minister of Health):** Sir, I assure my honourable colleague that all his points are being taken down here and Mr. Bilour can look what I have written.

**Mr. Chairman:** And these will be passed on to the Finance Minister. Yes, Bilour Sahib.

**Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Anyhow, when I will speak, I will request the Finance Minister to be here.

**Mr. Chairman:** Wasim Sahib, I think, Finance Minister has to share the time in a balanced manner.

**Mr. Wasim Sajjad:** Yes, I think the suggestion is very good, you know any person who wants to make the budget must listen to Mr. Bilour. Why, sir not only that he is a very senior member of the House but as President of the Chamber of Commerce and Industry, he represents the Industry, he knows the problems and whatever he says must be taken very seriously. So I will make an effort with the Finance Minister. He should come and listen to Mr. Ilyas Bilour and also to Mr. Asfandyar Wali Khan, when he is speaking in the House.

**Mr. Chairman:** Mr. Nisar Ahmed Memon and I assure, Memon Sahib's comments will also be to your satisfaction, Bilour Sahib.

جناب نثار احمد میمن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت بہت شکریہ چیئرمین صاحب مجھے بجٹ کے بارے میں بولنے کی اجازت دینے کا۔ میں چاہوں گا کہ بجٹ کے علاوہ پورے پاکستان کے مسائل کا بھی ذکر کروں۔ مگر چونکہ یہ بجٹ کا سیشن ہے لہذا میں کوشش کروں گا کہ صرف بجٹ related issues کو ہی آپ کی خدمت میں پیش کروں۔

آج ایک تاریخی دن ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں، سینیٹ کی روایات اور رولز کے تحت کبھی بھی بجٹ یہاں نہیں آتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صدر پرویز مشرف کے یہ خیالات تھے کہ تین سال میں انہوں نے جمہوری طریقے سے ملک کو چلایا اور اب مکمل طور پر جمہوریت آگئی ہے۔ یہ سارے خیالات تمام لیڈر آف دی ہاؤس اور اس سے پہلے تمام جو ممبران تھے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ سینیٹ میں بھی بجٹ پیش کیا جانا چاہیئے۔ وہ الحمدللہ اب پورا ہوا ہے۔ اس کی مبارکباد کے مستحق صدر پرویز مشرف ہیں۔ آپ کے توسط سے یہ خیالات ہم ان کو پہنچانا چاہیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنے دوست ممبر الیاس بلور صاحب سے متفق ہوں کہ یہ بجٹ کا سیشن ہے اور بہت ہی اچھا ہوتا اگر ہمارے فنانس منسٹر صاحب آج اپنے ہی سینیٹ میں موجود ہوتے کیونکہ وہ سینیٹ کے بھی ممبر ہیں۔ یہاں پر ان کی منسٹری کے صرف ایک نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جو کچھ پرویز مشرف کی حکومت نے سوچا تھا اور جمالی صاحب کی حکومت نے اس اچھے بجٹ کو پیش کر دیا ہے، اس کی کچھ نفی سی ہو رہی ہے۔ اس چیز کا خیال کیا جائے۔ آپ اس کو یقینی بنائیں کہ یہ ایوان بالا کا وقار ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کچھ وزراء یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ نوٹ لے رہے ہیں۔ مگر وہ نوٹ تو سینیٹ کی کارروائی سے ویسے ہی وزیر صاحب کو مل سکتے ہیں۔ مگر ان کا یہاں پر ہونا اور زیادہ وقت دینا، ان افسران کا یہاں پر ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمیں صرف فنانس کے افسران نہیں چاہئیں۔ یہاں پر سارے متعلقہ افسران موجود ہونے چاہیئے تھے۔ ہر شعبے کے، ہر ڈویژن کے افسران یہاں پر ہونے چاہئیں تھے۔ میرے خیال میں یہ point of privilege بھی ہے۔ میں چاہوں گا کہ یہ ان تک پہنچایا جائے۔ آپ ان کو ہدایت کریں کہ اس تقریر کے بعد، یا وقفہ نماز کے بعد فوری طور پر

ہر منسٹری کے representative یہاں موجود ہوں۔ اگر سیکرٹری یہاں پر نہیں بیٹھ سکتا، حالانکہ سیکرٹری کو یہاں پر بیٹھنا چاہیئے، ایڈیشنل سیکرٹری کو یہاں پر بیٹھنا چاہیئے، ان چیزوں کو آپ یقینی بنائیں۔

میں وزیراعظم صاحب کو مبارکباد دینا چاہوں گا کہ انہوں نے ہمارے فنانس منسٹر صاحب کو اتنی آزادی دی کہ انہوں نے نہایت ہی اچھا اور balanced بجٹ پاکستان کی تاریخ میں پیش کیا ہے۔ اس میں بہت ساری مراعات دی گئی ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ industrial reforms آئیں اور یہاں پر investment آئے۔ اب کیا یہ investment آئے گی یا یہاں پر reforms آئیں گے اس کا سارا دارومدار اس بات پر ہے کہ good governance سارے شعبوں میں آئے۔ آج مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ جب ایوان بالا کے ممبران بولیں گے تو یہ ساری چیزیں سامنے آئیں گی، ہمارے وہ لوگ جن کو ہم نے employ کیا ہے وہ good governance کو یقینی بنائیں۔

بہرحال بجٹ کے تین چار پہلوؤں کا میں ذکر کروں گا کیونکہ ہر ایک پہلو کو discuss کرنا تو مشکل ہو جائے گا۔ اس بجٹ میں ہم نے دیکھا ہے کہ حکومت پاکستان نے Human resource development کے لئے کافی اچھے اقدامات کئے ہیں، مگر ان اقدامات کے ساتھ اگر ہم یہ بجٹ کا document پبلک سیکٹر PSDP دیکھتے ہیں تو اس میں پہلا ہی جو دیا ہوا ہے اس میں ہے Public Works Human Development and Poverty reduction میری تجویز یہ ہوگی کہ آئندہ اس document کو upgrade کیا جائے، update کیا جائے۔ اس میں Human Resource Development بہت important ہے۔ اس کو الگ سے دکھایا جائے کیونکہ یہ works کے ساتھ ملانا اور دوسری poverty reduction کے ساتھ ملانا مناسب نہیں ہے۔

دوسری بات یہ کہ جب ہم Human Resource Development کی بات کرتے ہیں تو الحمدللہ پاکستان کے پاس اس وقت آپ دیکھیں کہ سب سے زیادہ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ ہر ملک کی ایک national power ہوتی ہے اور یہ indentify ہوتی ہے، میرے خیال میں اگر میں یہ کہوں کہ پاکستان کی national power human resource ہے، 149 million

لوگ ہیں، چودہ پندرہ کروڑ انسان ہیں تو یہ غلط نہ ہو گا۔ اس لیے تین شعبوں کا میں ذکر کروں گا کہ education جو کہ human resource کے لیے ہے، higher education ہے اور woman development ہے۔ یہ clearly جو PSDP میں provide کیے گئے ہیں 3.1,4.5, 0.7 and 0.1، یہ بڑے اچھے اقدامات ہیں، ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت ضروری ہے کہ اگر ہم human resource کو human capital بنانا چاہتے ہیں اور human capital بنانے کے بعد ہی economic development ہو گی۔

ہمارے وزیر خزانہ چونکہ یہاں نہیں ہیں، چلو آ گئے ہیں، بڑی زندگی ہے ان کی۔ آپ کی تعریف ہو چکی لہٰذا ہم وہ نہیں دہرائیں گے۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ 140 million لوگوں کا جو Human Resource ہے اس کو human resource capital بنانے کے لیے میں یہ نہیں کہوں گا کہ PSDP میں اس مد میں اضافہ کیا جائے کیونکہ مجھے معلوم ہے اتنا fiscal space نہیں ہے۔ لہٰذا ہم یہ demand نہیں کریں گے، مگر یہ ضرور کہیں گے کہ جس جس وزارت میں، جس جس division میں human resource کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں، اس کی پہلے تو clearly identification ہونی چاہئے اور اس کے بعد اس کو یقینی بنانے کے لئے اس کی رپورٹیں آنی چاہئیں کہ آیا وہ خرچ ہو رہے ہیں یا نہیں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ human resources کے لیے indexes ہوتے ہیں مگر ایک index بہت زیادہ ضروری ہے جس کو حکومت کو introduce کرنا چاہئے اور وہ human resource governance ہے ۔ اس کے بارے میں، چونکہ وزیر خزانہ صاحب بہت بڑے پڑھے لکھے انسان ہیں وہ جانتے ہیں دنیا میں کیا indexes ہیں، میں اس پر مزید بات نہیں کروں گا۔ ان کے چیمبر میں بات ہو سکتی ہے ۔ تو ہم human resources governance کو index بنائیں تاکہ یہ پتا چل سکے کہ PSDP میں یہ اتنے سارے پیسے دیئے جا رہے ہیں، اس میں human development ہوئی ہے یا نہیں۔

دوسرا پوائنٹ جو میں پیش کرنا چاہوں گا وہ poverty reduction کا ہے۔ میرے خیال میں poverty reduction پر بڑے پروگرام دیئے گئے ہیں، بہت مثبت نتائج بھی آئے ہیں، ہم نے دیکھا ہے، خوشحالی بنک سے لے کر، میں ان باتوں کو repeat نہیں کروں گا، میں صرف اس وقت دو چیزوں کی نشان دہی کرنا چاہوں گا ۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہماری بہن نے جو

کہا ہے کہ ہمیں چاہئے کہ غریب لوگوں کے لیے مزید کچھ کر سکیں تو بہت اچھا ہو گا۔ اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ ناقص ہے۔ لہٰذا ایک تو یہ کہ چھوٹی گاڑیاں، موٹر سائیکل اور وہ vehicles جو کہ موٹر سائیکل کے انجن سے بنتے ہیں، ان کی قیمتوں میں کمی لانے کے لئے وزیر خزانہ اور وزیر صنعت اقدامات کریں تاکہ یہ یقینی بن سکے اور یہ بجٹ کا حصہ ہو۔ دوسرا poverty reduction میں یہ کہوں گا کہ پاکستان کے عوام کو اس وقت electricity bills سے بہت تکلیف ہے۔ یہ میں نے ایک عام آدمی کے لئے نہیں کہا بلکہ عام اور خاص ہم سب پر کافی بوجھ ہے اور اس کے لیے میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ کہوں گا کہ آپ ان کو کچھ مزید subsidy دیں۔ یہ ہمیں کہیں گے میرے پاس fiscal space نہیں ہے لہٰذا وہ جانتے ہیں، میں ان کو پھر یہ کہوں گا کہ آپ مزید subsidy دیں مگر کم از کم ایک چیز یقینی بنائیں اور وہ بات ہمارے ممبر نے بھی کہی ہے کہ اس سال کے بجٹ میں جو بھی subsidies اور loans واپڈا اور KESC کو دیئے جا رہے ہیں، وہ ان کو اس صورت میں release کئے جائیں کہ وہ اس بات کا یقینی عہد کریں کہ وہ اس سال قیمتوں میں کوئی بھی تبدیلی نہیں لائیں گے۔ اگر وہ بڑھاتے ہیں تو یہ بھی ایک منی بجٹ کا طریقہ کار ہوتا ہے تو کم از کم یہ leverage ہونا چاہیئے۔ وہاں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم کیسے بڑھائیں گے، قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ وہاں ہمارے بڑے اچھے افسران بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو میں صرف ایک چیز کی نشاندہی کروں گا اور اگر وہ میرے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں تو میں اور بھی چیزوں کی نشاندہی کر سکتا ہوں۔ اس میں ایک سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ ملک میں line losses بہت زیادہ ہیں۔ چوری ہو رہی ہے، اس کو انہوں نے کم بھی کیا ہے، ان کا فرض ہے کہ اس کو مزید کم کریں۔ جب کم کریں گے تو ان کو مزید قیمتیں بڑھانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور نہ وزیر خزانہ صاحب کے پاس جانا پڑے گا اور نہ ہی عوام پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ poverty reduction کے لئے بڑے اچھے اقدامات دیئے گئے ہیں اس میں اگر یہ دو include کئے جائیں تو یہ نہایت ہی اچھا عمل ہو گا۔

اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ اس budget document میں یہ نکتہ واضح نہیں ہے چونکہ ایک دو دن میں سارے document کو دیکھ کر یہ پتا نہیں چل سکا۔ اگر یہ ہے تو اس

پوائنٹ کو نہ کیا جائے اور اگر نہیں ہے تو وزیر خزانہ صاحب اس کو consider کریں۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ چونکہ ماشاء اللہ پوری دنیا میں اور پاکستان میں بھی interest rate بہت کم ہو گئے۔ ہماری حکومت اور وزیر خزانہ صاحب نے negotiate کر کے بہت اچھے interest rate دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ half percent پر بھی مجھے یاد ہے پچھلے سال انہوں نے قرضے لئے تھے۔ اگر وہ قرضے کم interest پر مل رہے ہیں تو یہ بہت ضروری ہے کہ اگر کوئی بھی قرضے صوبوں کو دیئے جا رہے ہیں تو پھر وہاں پر بھی قرضوں کے interest rate میں کمی اس انداز سے کہ جتنی ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے مل رہی ہے کی جائے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ مسکراہٹیں بھی ہیں اور کچھ چہرے ہل رہے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ اس چیز کو مان لیا گیا ہے، بہت بہت شکریہ وزیر خزانہ صاحب۔

دوسری بات یہ کہ roads کا معاملہ ہم جانتے ہیں کہ بڑا اچھا ہے ' لاہور سے اسلام آباد آنے کی لئے بہت اچھی موٹر وے ہے۔ بہت ضروری ہے کہ یہ جو ہماری پورٹس ہیں ' کراچی پورٹ، پورٹ قاسم' ان دونوں پورٹس سے یہاں پر چیزیں آ رہی ہیں' تو وہ سپرہائی وے سے چلتے ہیں۔ وہاں کے لئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے جو plans بنائے ہیں ان کی detail اس حد تک مجھے نہیں مل سکی۔ اگر وہاں اسی سال میں موٹر وے بنانے کے plans موجود ہیں تو یہ بہت اچھا قدم ہے۔ اگر نہیں ہیں تو وزیر اعظم صاحب کو ہم request کریں گے کہ اپنی priorities میں وہ کراچی سے جو کہ ایک بہت بڑا شہر ہے' سندھ صوبے کا بہت بڑا شہر ہے' پاکستان کا بڑا شہر ہے' لوگ تو اکثر کہتے ہیں کہ وہ پاکستان کا دل ہے چونکہ میں کراچی کا ہوں تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ دل ہے یا ذہن ہے یا جگر ہے' جو کچھ ہے important ہے۔ لہٰذا پورے ملک کو کراچی سے ملانے کے لئے ' یہ شہ رگ کہی جا سکتی ہے' اس کو مضبوط کرنے کے لئے NHA کو ہدایت کی جائے کہ یہ ساری roads جو سندھ سے گزر رہی ہیں اور پنجاب میں لاہور تک پہنچ رہی ہیں' ان کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ ہم زیادہ پیسے نہیں مانگ رہے ہیں ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ re-prioritize کیا جائے۔

آخر میں' میں یہ کہوں گا کہ واپڈا ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ واپڈا کو مزید تیزی سے decentralise کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم PSDP دیکھتے ہیں

تو واپڈا کو as a corporation اس میں 31.15 billion دیئے جا رہے ہیں۔ پھر جب ہم اس کی detail دیکھتے ہیں تو اس میں چونکہ میں سندھ صوبے سے ہوں تو دیکھ رہا تھا کہ اس صوبے کی طرف کتنا آ رہا ہے تو مجھے ایک item نظر آیا اور وہ ہے small hydropower project on canal falls in Punjab and Sindh, not Sindh alone, Punjab and Sindh. اور اس کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ 10 ملین ہیں۔ میرے خیال میں ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ واپڈا کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنے PSDP کو review کرے اور اس میں یہ دیکھے کہ مزید صوبوں کو کس طرح سے یکسانیت کے ساتھ انہوں نے prioritise کیا ہے۔ دوسرا واپڈا کا ایک اور پروگرام ہے جو village electrification کا ہے جس میں ایک بلین ڈالر، جناب چیئرمین صاحب، رکھے گئے ہیں۔ ہم چاہیں گے کہ اس میں بھی اسی طرح سے distribute کیا جائے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ ایک صوبے کو، جس نے مجھے یہاں بھیجا ہے، صرف اس کو دیا جائے بلکہ ہر صوبے کو برابری کے، ضرورت کے لحاظ سے دیا جائے۔ پھر واپڈا نے پیسے رکھے ہیں system improvement of KEC network and reduction of T&T losses اور اس کو پچھلے سال implement کرنا تھا، پیسے رکھے گئے تھے۔ افسوس کی بات ہے کہ اب تک ایک پیسہ خرچ نہیں کیا گیا، خدا معلوم کیوں نہیں کیا گیا۔ بہرحال اب 3.67 billion رکھے گئے ہیں اس PSDP میں اور کراچی ایک mega city ہے اور یہ پاکستان کی growth کے لئے بہت ضروری ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ جو network کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اگر وہ جو original رکھے گئے تھے تو یہ ملا کر ایک سال میں خرچ کئے جائیں۔ اگر ممکن ہے، اتنا space ہے، ورنہ کم از کم اس پر فوری طور عملدرآمد کیا جائے تاکہ اس کو استعمال میں لایا جاسکے کیونکہ جو پیسے رکھے جاتے ہیں بعد میں ان کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں جناب چیئرمین صاحب آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں بجٹ کے بارے میں چند خیالات کا اظہار کروں۔ کیونکہ وقت کم ہے، دوسرے ساتھیوں کو بولنا ہے۔ لہذا، بعد میں موقع ملا تو پھر آپ کی خدمت میں پیش ہوں گا۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ میمن صاحب۔

جناب وسیم سجاد: میرے فاضل دوست جناب الیاس بلور صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ فنانس منسٹر صاحب کی عدم موجودگی میں ان کے سٹاف کے کوئی ممبرز بھی موجود نہیں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ سٹاف کے ممبرز بھی بیٹھے ہیں'

One senior Joint Secretary is here to take notes. There are..........

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: You recall, you can ask Mr. Chairman.

*(Interruption)*

Mr. Wasim Sajjad: Yes, I am not favouring this man.

جناب چیئرمین، نہیں کسی اور نے کہا ہو گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ

there is a senior Joint Secretary sitting here. There are also his staff members sitting here, there is also minister sitting here, they will be taking notes and I have requested the Finance Minister to listen to the speech of Mr. Ilyas Bilour. He should personally be present here and he has said that if he gives us the schedule of his speech, when he is going to make it, I am sure, the whole country would like to listen to him. The press is here and Finance Ministrer will be here. We all will be here and as long as he tells us at what point of time he is going to start his speech, we will all be sitting here to listen him. Thank you sir.

Mr. Chairman: Yes, Mrs. Tanvir Khalid.

مسز تنویر خالد: آج ہم خواتین کی بھی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہم بجٹ سیشن میں موجود ہیں۔ ہم نے بجٹ کو بغور پڑھا ہے اور اس پر اپنے comments بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ سب سے پہلی بات تو مجھے بہت اچھی لگی ہے کہ تنخواہ میں اضافہ 15% ہوا ہے۔ میرے خیال میں 50% ہونا تو بڑا مشکل ہے اکثر میں نے سنا ہے کہ 15% ہی ہے لیکن میں سمجھتی

ہوں کہ جو چیز نہیں تھی اور ہو گئی اس پر بھی ہمیں شکر کرنا چاہئیے' اچھی بات ہے کہ 15% بھی بڑھ گئی۔ مجھے یہ عوام دوست بجٹ لگا ہے۔ یہ ایک investment friendly budget ہے' investment کے بڑے مواقع اور بڑی encouragement ہے۔ میرے خیال میں جب foreign investment ہوتی ہے اور ہمارے ملک میں بھی ہوتی ہے تو پھر فیکٹریاں ' کاروبار یہ ساری چیزیں قائم ہوتی ہیں اور اس میں آخری یونٹ تو ورکر کا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح ہمارے عوام کو روزگار کے مواقع۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان کی آواز سنائی دی)

مسز تنویر خالد : بجٹ میں موٹر گاڑیوں کی ڈیوٹی پر خاصی سہولت دی گئی ہے ۔ میرے نزدیک یہ بھی عوام کا فائدہ ہے کیونکہ جو بسیں چلائی جائیں گی ' بسیں خریدی جائیں گی وہ ہمارے عوام کے لئے ہوتی ہیں ۔ جب ان کی قیمتیں کم ہوئیں اور ڈیوٹی کم ہوئی تو جو بس مالکان ہیں ان کو چاہیے کہ وہ عوام کے لئے کرائے میں بھی مناسب کمی کریں ۔ اس بجٹ میں جتنے بھی شعبہ جات ہیں ان سب کے لیے کچھ نہ کچھ کیا گیا ہے ۔ تعلیم کے بارے میں کافی کوشش کی گئی ہے ۔ Technical Education یا skill workmenship کی تعلیم واقعی ہمارے پاس کم ہے۔ اس کے زیادہ ادارے بنائے جائیں۔ ہم اپنے معاشرے میں یہ بھی دیکھتے ہیں کہ lower middle class میں سے بھی لوگ لڑکے لڑکیوں کو سکولوں میں داخل کراتے ہیں۔ ایک خام تصور ان کے ذہن میں یہی ہے کہ وہ ریگولر سکولوں میں بھجوائے جاتے ہیں ۔ شاید ان اسکولوں کی تعداد بھی کم ہے اور ان کو اتنی واقفیت بھی نہیں ہے ۔ ماں باپ کو یہ بتانے کے لئے کہ وہ اپنی اولاد 'بالخصوص لڑکوں کو Technical Education میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ان اسکولوں میں داخل کرائیں ۔ عوام کو اس بارے میں شعور دلانے کے لئے ہمارے میڈیا خصوصا ٹیلیویژن پر یہ بات ہونی چاہئیے کہ یہ اتنا آسان طریقہ ہے روزگار حاصل کرنے کا۔ عام تعلیم حاصل کرکے بچے ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔ ایم اے ' بی اے کرتے رہے ہیں اور پھر ان ڈگریوں کو لے کر پھرتے رہتے ہیں اور ناامید ہوتے ہیں کہ ان کو نوکری نہیں ملتی ہے ۔ان کو بھی Technical تعلیم دینی چاہئیے تاکہ وہ بھی باعزت روزی کماسکیں۔ میں یہ بات زور

دے کر کہوں گی کہ عوام کو اس Technical Education سے روشناس کرایا جائے کیونکہ عام آدمی کے ذہن میں اس سے واقفیت نہیں ہے۔ٹی وی پر ایسے مباحثے منعقد کروائے جائیں جہاں فنی تعلیم کے حوالے سے ماہرین عوام کو اس کی قدر و منزلت سے روشناس کراسکیں کہ فنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو روزگار کے سہل مواقع فراہم ہوسکتے ہیں۔

جہاں تک گاڑیوں کی بات تھی اگر ان میں چھوٹی گاڑیاں بھی شامل کریں تاکہ جو چھوٹی گاڑیاں خرید سکتے ہیں ان کو بھی کوئی فائدہ ہو۔ چھوٹی گاڑیوں سے آگے بڑھ کر ہمارے عوام سائیکل، موٹرسائیکل ،اسکوٹر جو سب سے زیادہ استعمال کرتے ہیں ان پر بھی اگر ممکن ہوسکے تو کسی قسم کی رعایت دی جائے اس پر ڈیوٹی کم کی جائے ۔ٹیکس کم کیا جائے اور عوام کو یہ چیزیں سہولت کے ساتھ حاصل ہوں۔ ہم نے investment friendly جو بجٹ کہا ہے، یہ بہت ہی عمدگی سے یہ پیش ہوا ہے and I felt really very happy and proud about our Finance Minister and we are happy that our Cabinet has such capable people in it. تو investment ہی سے روزگار آتا ہے اور پیسہ آتا ہے، اندر سے بھی اور باہر سے بھی۔ جب یہ کارخانے اور فیکٹریاں چلتی ہیں اور investment ہوتی ہے تب یہ روزگار کھلتے ہیں ورنہ یہ نوکریاں، یہ گورنمنٹ کی نوکریاں تو ہوتی کتنی ہیں۔ these are very limited کہ اتنے لوگ تو اس میں کھپائے نہیں جا سکتے۔ لہذا ہماری فیکٹریوں کو، ہمارے کھیت کھلیانوں کو، زراعت کو بھی مشینری کی مدد سے بڑھایا جائے اور مشینری منگوائی جائے جس کا بجٹ میں تذکرہ ہے کہ اس پر بھی ڈیوٹی کم کی گئی ہے۔ یہ بڑے اچھے اقدامات موجودہ بجٹ میں کیے گئے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ implement ہوں گے تو ہماری ملکی معیشت بہتری کی طرف گامزن ہو گی۔ Thank you very much.

**Mr. Chairman:** Thank you. Dr. Nighat Agha.

**Dr. Nighat Agha:** Mr. Chairman and fellow members, thank you very much for giving me this opportunity. This budget, as I find it, is very progressive, balanced, flexible and flexibility is the main thing in this.

It can be adjusted within selective parameters according to the needs. Another good thing about the budget is that it shows continuity of last three and a half years. Already it was resilient, so I am hoping that this will be even further resilient because we need resilience for any progress. You need resilience in the budget because it can meet unforeseen bumps and problems. Secondly, it is an evolutionary budget, because it is going in one direction. That is very important, the facts are very shortlived but if it is evolutionary the facts are long lasting and it has been going in one direction which means there will be no stoppag. All of us get impatient at times

کہ جلدی کیوں نہیں کام ہو رہا

but if we evolve things, they will be everlasting and revolutions are never everlasting. I won't say that this budget is ideal or just perfect because there can't be any budget which is ideal or perfect but within the circumstances, it is an excellent budget because we have external constraints, we have internal constraints, so we have to balance the both. So we have to give and take. The policies and reforms that have been brought and that are being brought, have enhanced our capacity of the economy to withstand any hurdle. I am trying to strike a balance between various aspects of life. The most important aspect is economics. I don't want to talk about economic stability which has been really taken care of in this budget. Every thing has improved and is going to improve further.

The second part is education. I am very happy that so much is being done for education. I have this education report and there is no

aspect that has not been considered in it technical training etc. The best part is the teacher's training. A University has been opened for teacher training. Other things are being done for training teachers, opening schools and through devolution going to the bottom roots and teachers will be hired on contract basis for efficiency purposes. I mean it is a beautiful report of education and I am very pleased to have read that.

Then tremendous opportunities have been given to business, to agriculture, which in term means employment. Because of the thrust on construction of houses, it brings so much employment, its unimaginable. The thrust on education, further develops employment. By employment I don't mean just government employment, that is a very small part. Main is public employment and this has been provided through education. Thousands of teachers will be hired. Thousands of labourers and other people will be hired. Thousands of industries will start because of the impetus in the construction sector. So, it is poverty alleviation oriented budget.

It is true that poverty has not decreased, but it is because of the population explosion. For example, by 2020 the population will become so much and we have to now start catering for that population. It is not only that it has not increased but the rate of poverty increase has declined. I am not saying that poverty has declined. The rate of poverty increase has declined slightly and we hope it will decline further with all that has been done now.

Next is reduction in fiscal deficit, interest costs and debt

servicing. I would like to point out here that I am one of those who literally make hue and cry that why have the interest been decreased on SSCs and Defence bonds and all that. But after studying it in detail, I am very thankful to the government because if the government takes loans from out side, they pay one, two, three or four percent interest. While on local debt or internal debt, we are being paid 7%, 8% and 9%. I want to read here, "the foreign debt and domestic debt is almost the same and the interest being paid on the foreign debt is 39,811 million while on the domestic debt it is 172 thousand million". So, actually we should be thankful to the government for doing that. I have already talked about education for which budget has tremendously been increased.

I would like to make a few suggestions on the education. I have already given them to the honourable Zubeda Jalal because I don't want to take too much of time but I will give you a gist. First suggestion is, since too many facilities are being given to private institutions, I think they should pay us in return. Of course, first I will request to reduce the charges that are on the building, i.e. commercialization charges. If possible, those can be reduced because all the institutions are in the hired houses. They have to pay, at least in Lahore, somewhere 10 lacs per kanal, somewhere 8 lacs per kanal. So what happens, the owners pass it on to the school. The school passes it on to the parents. So, tax holiday can be given on commercialization charges, specially for the emerging schools. I am telling you my own experience because I had a very very successful learning school. We could not increase the number of children

but we started with 30 thousand as rent per month, because of the commercialization charges, it went to one and a half lac per month. So, we could not continue. We adjusted our students in various schools and closed down the school. This is being faced by lots of people. O.K. This was the "give" part of the government. The "take" part of the government - I have requested;

No. 1 is that 5% of the able student body should be taught free rather giving scholarships in good schools. The government is ready to give so much, so the schools have to give us something also.

No. 2 on their "give" side is the teachers training. They must provide facilities for teachers. The teachers for practicom, have to go to schools. So, they should be going to top knot schools. We have excellent exposure for teachers, Urdu teachers from urdu schools should be going to urdu medium teachers and the teachers from English schools should be going to English medium teachers. They should be exposed to the facilities and what can be done. Even small things that have been done within some schools are not expensive. So, they will learn.

I have already given a proposal for the village areas and sub urban areas. Since, it is in details, I just leave it. The only thing I will say, in the urban areas, since the people are not that educated, somehow they are scared of sending their daughters and women for schools. They think that they will become sort of corrupt but what I have proposed and which I am already running without government help is a club. In one building we have health, education and technical training facilities. All in one. So

people are not hesitent to send their women there because religious education is there, with a little bit of general education and then women economic empowerment is there. I asked many people to come and visit it because it is running very successfully. We are even running two mobile laboratories and dispensaries and all I have requested the government for that.

Next request is about the pension. We are very very grateful that pensions have been raised by 15%. Even that brings lots of poverty alleviation. But the only thing in which we have been requesting is for the people who retired before 1992 who are getting very very little pension. I give you one example, that people who retired before 1992, let's say a Major gets two thousand and a half, but now a Major gets 7000, so the request is that all pensions should be brought at par with the present day pensions. The pensioners also have to eat the same food and have to live in the same society. I don't know what is the hitch, I mean it is being studied but if that can be expedited because we are old people, old people need more medicines, more comforts, more of every thing. Young people even can survive with less. So that is a humble request, if that can be passed on. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Khalid Ranjha.

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین صاحب! آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک کا بجٹ پیش ہو رہا ہے اور ہمارے چند دوست، جو سینیٹ کے ممبر elect ہو کر آئے ہیں اور سینٹ کی مراعات وصول کر رہے ہیں they are supposed to perform for what they get یہ

کہنا کہ میں روٹھ گیا ہوں، میں نہیں مانتا۔ یہ بھی ان میں اخلاقی جرات ہونی چاہئے تھی کہ وہ آج کی تنخواہ اور مراعات بھی نہیں لیں گے۔ یہ ادارہ ہے یتیم خانہ نہیں ہے۔ یہاں کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مجھے مراعات دو، میں گھر بیٹھوں، اپنے ذاتی کام کروں اور تنخواہ سینیٹ سے لوں۔ چیئرمین صاحب! میں اس بات کو مذاق سمجھتا ہوں۔

You are heading this institution, you have the powers, you have the authority under the rules, please, I implore you that you should react in a manner, warranting the Chairman to see to it that the House runs in a robust manner.

یہاں احتجاج ہوتا ہے، ہونا چاہئیے۔ اختلاف رائے بھی ہوتا ہے اور ہونا چاہئیے لیکن walk out اور وہ بھی ایک ایسے موقع پر جب کہ پورے ملک کی نگاہ ہم پر مرکوز ہے اور ہم ایوان سے باہر جا رہے ہیں It is not fair at all. And I think that if I would do it--- کچھ لوگ بہت محترم ہیں۔ اگر میں خود ان میں شامل ہوتا تو یقیناً کہتا کہ .It is a criminal act ہم روز بات کرتے ہیں plundering of national wealth کی روز بات کرتے ہیں لوٹ کھسوٹ کی اور لوٹ کھسوٹ کیا ہوتی ہے۔ میری آپ سے بڑے ادب سے گزارش ہے۔

I would also entreat the Leader of the House to be proactive in this manner and ensure that by the authority, which both of you wield, this House must be seen to run in befitting manner. It is the task for the country.

تو جھگڑا کس بات پر ہے کہ L.F.O ہمیں منظور نہیں ہے۔ یہی بات ہے کہ L.F.O منظور نہیں ہے۔ اچھا! اس کا ہی تجزیہ کرلیں۔ کبھی تو کہہ دیتے ہیں کہ جب چیئرمین صاحب نے قسم دلائی تھی تو ہمیں یہ کتاب دکھائی تھی اور کہا تھا کہ یہ 1973 کا آئین ہے۔ ہمیں تو یہ پتا نہیں تھا کہ اس میں L.F.O ہے یا نہیں ہے۔ میں دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ جو سب سے پہلی clause اس L.F.O کی دفعہ 17 ہے جس کے تابع political party act میں ترمیم ہوئی تھی۔ تمام دوستوں نے ticket apply کرنے سے پہلے they complied with it, they acquiesce

اب یہ کہتے ہیں کہ ہم روٹی کو چوچی کہتے ہیں - to it and then they were to take tickets

ہمیں پتا نہیں چلا - So having gone to this extent and say no more, that is not

fair جھگڑا کس بات پر ہے ' L.F.O کے تین حصے ہیں - ایک حصہ ہے جو متعلقہ electoral

process سے ہے - ہم جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ' اسی process کی پیدا وار ہیں - اگر

یہ L.F.O کا حصہ نہ ہوتا ' آج اس کو کاٹ کر باہر پھینک دیں تو ہم میں سے کون سا فرد ہے جو

یہاں بیٹھ سکتا ہے - جب یہاں بیٹھ نہیں سکتے تو پھر walk out کیسے ہوگا - ایک حصہ وہ ہے

اور ہم نے کہا ہے کہ It is beneficient اس میں 18 سال کے لوگوں کو ووٹ کا حق ملا ہے -

اس میں اقلیت کو ہم نے طاقت دی ہے - joint electorate کیا ہے - اس میں ہاؤس کی

strength کو بڑھا دیا گیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ This House has been

strengthened to strengthen the foundation of the country. ہم نے foundation

مضبوط کرنے کے لئے یہ کیا۔ ورنہ آج یہ بل یہاں نہ ہوتا۔ اس بل کے یہاں ہونے کا مقصد

صرف یہ ہے کہ ہم نے کس طریقے سے ' کس انداز میں فیڈریشن کو مضبوط کرنا ہے۔ میں سمجھتا

ہوں کہ آج کے روز walk out کرنا مناسب نہ تھا اور یہ بڑی اچھی بات تھی کہ تمام دوستوں

نے اگلے روز سراہا کہ بڑی اچھی بات ہے کہ بجٹ پیش ہو رہا ہے - اگر یہاں بجٹ پیش ہو رہا ہے

اور وہ سمجھتے تھے کہ بڑی اچھی بات ہے تو آج اس ہاؤس کی لاج رکھ لیتے اور کہتے کہ اس مرحلے

پر ہم walk out نہیں کریں گے - It is some thing which is derogatory to this

House.

جناب والا! اس کا دوسرا پہلو یہ ہے

which is related to the institutions , local governments , district governments District governments have been in place for almost nowover two years . They are working and they are part of set up of the country. They are accepted.

ہم سب کے بھتیجے ' بھانجے اور بھائی ناظم بھی ہیں اور نائب ناظم بھی ہیں اور کسی نے بھی ان

کو گھر سے نہیں نکالا۔ کسی سے بول چال بند نہیں کی - یہ حصہ بھی قابل قبول ہے -

تیسرا حصہ کون سا آ گیا contentious part , National Security Council

یہ بہت بری بات ہے - 58(2-b) کو ہم نہیں مانتے ہیں- uniformed President کو نہیں مانتے

-

I would like to share with you that this matter has come to the courts, legitimacy of wearing uniform by the President, and Lahore High Court has sanctified the President that he is the supreme commander of armed forces, and he may wear uniform, it is not something against the constitution. Have we not seen Churchil's photographs wearing Admiral's uniform as a Prime Minister? It is a requirement of today, of Pakistan and not of Pervaiz Musharraf to say to it

جو ہمارے گلوبل حالات ہیں۔ان حالات میں پاکستان کو ایک ایسی شکل دینے کے لیے

it is a requirement and once court has also observed this, whereas there is no moral justification for saying.

کہ یہ clause بڑی غلط ہے۔58-2B کوئی نئی بات ہے -یہ آئین کا حصہ تھا۔اسی ہاؤس نے 58-2B قبول کیا اور قبول کیے رکھا اور پھر ڈھائی منٹ میں جب ہم نے اس کو نکال دیا تو نکالا کس لیے تھا ، ادارے کے لیے نہیں ، نکالا تھا اپنے تشخص کو مضبوط کرنے کے لیے ، نکالا تھا امیر المومنین بننے کے لیے اور اس کے اوپر ڈیڑھ منٹ بحث ہوئی تھی اور جب 58-2B کو نکالا گیا تو ہم سب نے احتجاج کیا سپریم کورٹ نے hold کیا کہ اگر 58-2B ہوتی تو شاید ۱۲ اکتوبر کا واقعہ نہ ہوتا۔سپریم کورٹ میں جو مدعی تھا اس نے کہا کہ جی میں بھی کہتا ہوں کہ یہ دفعہ رہنی چاہیئے -یہ safety volve ہے لیکن اس 58-2B کو نہ دیکھیئے گا پرویز مشرف صاحب کے تناظر میں - اس کو استعمال کیا ہے ان صدور نے جو وردی نہیں پہنتے تھے اور سپریم کورٹ نے کئی دفعہ کہا ہے کہ اس کا استعمال غلط ہوا ہے -اس کا استعمال درست ہوا ہے - یہ جو نیشنل سکیورٹی کونسل ہے ، یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے - میں بڑے ادب سے کہتا ہوں- یہ آئین کا حصہ تھا اور اگر آج یہ ۲ ۱۵ -اے نہ بھی ہو ، نیشنل سکیورٹی کلاز نہ بھی ہو ، تو تب بھی اور آج بھی آپ کے قانون کا حصہ

ہے ۔یہ تب بن اتھا جب فوجی حکومت نہیں تھی۔شاید ۹۶ء میں بنا تھا۔

it was made by a civil government, even today it is the part of the law, all you have done is that you have given it constitutional protection,

یہ ایک ایسی clause ہے جس کے پیچھے فلاسفی کیا تھی کہ ہم ۷۲ء سے کہتے آرہے ہے کہ ملک میں مارشل لاء نہیں ہونا چاہیئے ۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اپریل ۷۲ء میں بھٹو صاحب کی تقریر تھی جب آرٹیکل ۶ conceive کیا تو بھٹو صاحب نے تقریر کی کہ آج سے ہم نے مارشل لاء دفن کر دیا ہے ۔ان کا خیال تھا کہ آرٹیکل ۶ سے آئندہ مارشل لانہیں آئے گا کیونکہ عدالتوں نے بارہا فیصلے کیے، ظلہ صاحب نے لکھا کہ میں نے مارشل لاء دفن کر دیا ہے ۔یہ بات ہوتی رہی despite all these claims. یہ جو 152-A ہے نیشنل سکیورٹی کونسل ہے اس کی composition کیا ہے۔

Chairman Senate, Speaker of the Assembly, Prime Minister, Leader of Opposition and all the Chief Ministers, Heads of the Armed Forces

یہ چیک ہوں گے ۔ on the President, not to willy-nilly invoke 58-2B, it is the right of the President, then it will be a check on it. I am again saying it is a moral check چونکہ میں نہیں conceive کرتا کہ یہ ایک ادارہ ہے جو ماورائے مقننہ ہے ۔یہ مقننہ کے تابٔ ہے۔ اسے اختیار ہے ۔ اس کے پاس کوئی اختیار نہیں۔

but it has a moral authority. When these people sit together, I don't think anybody can defy them when they are all components of institution,

دوسری بات - it is a check on the army on walking in after every five years چونکہ فوجی بیچ میں بیٹھے ہوئے ہوں گے چنانچہ یہی ادارہ انہیں کہے گا کہ آپ آئندہ پلیز یہ نہ کیجئے ۔تو میں نہیں سمجھتا کہ ان clauses میں کون سی قباحت ہے جس کی بنا پر آج میرے دوست یہ بہانہ بنا کر نکل گئے ہیں کہ LFO کو نہیں مانتے۔لہذا ہم یہاں نہیں بیٹھتے۔ میری آپ سے بڑے ادب سے گزارش ہے کہ آئندہ انہیں یہ کہا جائے کہ احتجاج اپنی جگہ پر ۔ میں ان دوستوں سے کہتا ہوں کہ ایل ایف او ماوراء مقننہ نہیں ہے ۔ ہم جب چاہیں بیٹھ کر اس

میں ترمیم کرسکتے ہیں۔ سارے اکٹھے ہو جائیں۔

It is subordinate to the parliament. It is a constitutional provision

بل لے کر آئیں۔ اگر انہیں یہ بات نہیں پسند کہ عدلیہ کی عمر کیوں بڑھائی گئی ہے تو bill لے کر آئیں ۔ دوستوں کو ساتھ لے کر چلیں ۔ ترمیم کروالیں ۔ ہم پارلیمنٹری روایات کے مطابق چلیں گے It is not supra constitutional. It is a part of constitution and a piece of legislation subordinate to the parliament تو میں نہیں سمجھتا کہ روٹھ جانے کی بات ہو ۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جناب وسیم سجاد صاحب کو کہ انہوں نے جمہوری روایات کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں approach کیا۔ منت سماجت تک کی کہ آپ کی ناراضگی اپنی جگہ پر ، لیکن بجٹ سیشن کا بائیکاٹ نہ کریں لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ Houses تب چلتے ہیں جب parliamentary conventions کی پاسداری کی جائے ۔ معافی چاہتا ہوں میں بجٹ کے بجائے اس بات پر آ گیا جس سے آج یہ بدمزگی ہوئی ۔

ہمارا جو بجٹ آیا ہے یقیناً یہ بڑا اچھا ہے ۔ میں نے بڑی دیر کے بعد اخبارات کو دیکھا ہے جہاں اس بجٹ کو سراہا گیا ہے۔ It is a good budget ' ورنہ بجٹ کے آتے ہی ہائے وائے شروع ہو جاتی ہے ۔ تاہم میرا اعتراض تو نہیں بلکہ یہ کہوں گا کہ میری suggestion ہے

This budget is slightly lopsided, lopsided in the favour of government servants or retired government servants میں نہیں کہتا، ہم سب کہتے ہیں کہ عدلیہ کی تنخواہیں کم ہیں ۔ کلرک کی تنخواہ بہت کم ہے ۔ لیکن ایک چیز نہ بھولیئے We are not an egalitarian society. We are an agrarian society. جس معاشرے میں سرکاری ملازم privileged person of the society ہے اس کے اپنے perks ہوتے ہیں، خواہ وہ یہاں چپڑاسی کھڑا ہوا ہے یا ڈپٹی کمشنر بن کر بیٹھا ہوا ہے ۔ اپنے اس ادارے میں He is privileged man and you have focused now on a person who is privileged already in his own right ۔ اگر ہم نے اس کی پندرہ فیصد تنخواہ بڑھائی ہے تو میں کہتا ہوں کہ پندرہ کے بجائے تیس فیصد یا پچاس فیصد تک بڑھا دیں لیکن یہ بھی آپ نے دیکھا ہے کہ جو آپ کے اخراجات ہیں on civil administration آپ کہہ رہے ہیں کہ

They have gone up by 8 per cent. Why can't we grind this body of men, small?

بجائے چھ بندے رکھنے کے دو رکھ لیں ان کی تنخواہ دس گنا کردیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کچھ عرصہ میں وزارت قانون میں تھا سیکریٹری لاء corridor میں دوسری طرف بیٹھتے تھے۔ مجھ میں اور ان میں فائل کو جاتے ہوئے آٹھ دن لگتے تھے across the corridor اور اس میں جب وہ فائل دیکھتے ہیں تو کم از کم پندرہ sign ہوتے ہیں۔ initials کاش، کہ ہم یہ بھی سوچتے کہ How to make the civil administration small? اور پھر ان کی مراعات زیادہ کریں۔ ہم روز یہ کہتے ہیں کہ مراعات کم ہیں لہذا کرپشن ہے۔ I wish this budget should also attend to this کہ ہم نے تنخواہ تو بڑھا دی ہے اور اب جو کرپشن کا مسئلہ ہے، اس پر بھی توجہ دیں۔ پہلے ہمارا موقف کیا تھا؛ چونکہ تنخواہ کم ہے کرپشن کی بات نہ کریں۔ اب تنخواہ بڑھائی ہے I wish there was some kind of direction کہ جو anti-corruption ہے اب اس پر بھی ہم اتنا خرچ کریں گے۔ We are totally selient on that وہ ہو جائے گا۔ تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جب ہاؤس سفارشات مرتب کرے گا تو آپ سے گزارش یہ ہوگی کہ یہ جو ہم نے بڑھایا ہے اس کا تب ہی فائدہ ہے جب کام بھی ہو۔ بے شک تنخواہ اور بڑھا دیں لیکن جو Civil administration ہے جس کے اوپر کہتے ہیں کہ the expenditure is going up and up جتنا آپ کا بجٹ آتا ہے چاہے صوبے میں ہو یا مرکز میں ہو 50 per cent is being spent on salaries and over employment زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ جو باقی ملازم ہیں۔ جو فیکٹری میں کام کرتا ہے۔ جو ابھی کھیتوں میں کام کرتا ہے، کیا اس کے ساتھ پیٹ نہیں لگا ہوا؟ کیا اس کے بچے نہیں ہیں؟ جیسا کہ میری بہن نے کہا کہ بزرگوں کو دوا چاہیئے، وہ retire ہو جاتے ہیں، تو جو بابا گھاس کاٹ رہا ہے گھاس کاٹتے کاٹتے چلنے سے عاری ہو جاتا ہے، اس کا بھی خیال کرنا چاہیئے، کیا اس کو دوا کی ضرورت نہیں ہے؟ I wish کہ اس بجٹ میں there were some indicators کہ all working classes would be getting, even in private sector, a similar right; آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ جو خاتون آج کپاس اکٹھی کرتی ہے، چنتی ہے، اس کی salary یا home take وہی ہے جو آج سے پچاس

سال پہلے تھی۔ کپاس کا ساٹھواں حصہ اس کو ملتا ہے ' hence so and so forth, likewise people working in the factories ان کے متعلق بھی یہ apply ہونا چاہیئے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی اچھی clause ہے ۔ I am not against it, what I am saying is کہ اس کو آگے بڑھایا جائے and the government should see that this is implemented in letter and spirit in all areas of life. A person who is employed in a house, a domestic servant اس کا کیا قصور ہے ؟ جو آدمی میری زمین پر کام کرتا ہے اس کا کیا قصور ہے ؟ جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا کیا قصور ہے؟ یہ ایک بڑی اچھی clause ہے ' اس کو all over apply کرنا چاہیئے۔

ایک اور بات جو قابل ذکر ہے وہ زراعت کے متعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے پہلے اس پر کافی دھیان نہیں دیا ۔ Agriculture is the backbone of our economy and it is the main stay of our social fabric. آپ کبھی دیہات میں جائیں ' کسی آدمی سے بات کریں، کہے گا جی زراعت میں کوئی فائدہ نہیں، چونکہ ہماری تھوڑی سی آمدنی ہے اس لئے پھنسے ہوئے ہیں ' اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔ ان کو مراعات دیجئے گا وگرنہ جب ان لوگوں نے شہر کا رخ کر لیا تو شہروں میں طوفان آ جائے گا ۔ The only way to contain this population in the villages is that give them a support. دنیا کا کوئی ملک بغیر subsidy چلتا ہے ؟ The highest subsidy is in United States. اور ہمیں کہتے ہیں کہ آپ subsidy نہ دیں تو جہاں تک agriculture کا تعلق ہے ۔ It needs special attention, primarily اگر آپ on all areas subsidy نہیں دیں گے ٹیوب ویل سے لے کر ' کھاد تک اور بیج سے لے کر پانی تک untill and unless you subsidize it, it will not be worth anybody to revive to agriculture اور اس ملک میں قحط پڑ جائے گا۔

دوسری بات جو میں عرض کرنے والا ہوں ' it is for administration also. Water management, ' میرا تعلق دیہات سے ہے۔ جو دوست پیشہ زراعت میں ہیں انہیں پتا ہے کہ tail کیا ہوتی ہے ' جہاں نہر ختم ہوتی ہے اسے ہم tail کہتے ہیں ' tail پر پانی بہت کم پہنچتا ہے ' اور قانون کیا ہے کہ جو رقبے tail پر ہیں ان میں کسی آدمی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ

وہ زائد پانی لے لے ، باغ کے نام پر ، pond کے نام پر ، مچھلی کے نام پر ، tail پر ممنوع ہے ۔ جتنے مراعات یافتہ لوگ ہیں کچھ اس ایوان کے ممبر بھی ہوں گے ، ساتھ والے ایوان کے ممبر بھی ہوں گے ، اپنے اپنے ضلع میں چیئرمین بھی ہوں گے ، یونین کونسلز کے چیئرمین، جو بھی بااثر لوگ ہیں انہوں نے tails پر rules کو bypass کرکے پانی لیا ہوا ہے ۔ Why can't you attend to this as a national malady? It is a problem both in Punjab and Sindh. I would urge the members that اگر آپ نے زمیندار کا خیال کرنا ہے تو let us follow the rules. Have a working paper done on the subject and find out کہ کتنے لوگ ہیں جنہوں نے tail پر زائد پانی لیا ہوا ہے اور یہ وہی لوگ ہوں گے جو اہل ثروت ہیں ، جن کی پہنچ ہے ، جن کو XEN جانتا ہے، جو ایم پی اے یا ایم این اے یا سینیٹر ہیں۔ اگر آپ صرف اسی بات کو حل کرلیں تو جو ہمارا آدمی کاشتکاری کر رہا ہے وہ خوشحال ہو جائے گا۔

جناب والا ! جہاں تک Population Planning کا تعلق ہے we always show lip service to it ہم نے یہ محکمہ بنایا تھا لیکن ہم نے اس کو صرف اس کام پر لگا دیا کہ جب الیکشن ہو گا تو یہ جعلی ووٹ ڈالا کریں گے۔ ہم ان کو صرف الیکشن کے لئے استعمال کیا کرتے تھے اور ان کا پورا سال کوئی کام نہیں تھا ۔ وہ محکمہ آج بھی چلا آ رہا ہے لیکن بالکل بے سود، بے معنی اور اس پر صفر کام ہو رہا ہے۔ جناب والا! اس میں ایک اچھی بات یہ ہے کہ یہ پورے subcontinent میں ایک ایسا ایریا ہے یعنی بنگلا دیش ، ہندوستان اور پاکستان، جس میں مولوی حضرات اس کے مخالف نہیں ہیں ۔ اگر یہ فیل ہیں تو it is the failure of the administration. یہ بہانہ بازی ہے کہ کوئی اس کی مخالفت کرتا ہے ۔ جناب والا! جتنی مرضی ہے آپ development کرلیں، یہاں تعلیم کی باتیں ہوتی رہیں، زراعت کی بات ہوتی رہی لیکن جب تک ہم پاپولیشن کو کنٹرول نہیں کر پائیں گے یہ ریت پر پانی ڈالنے والی بات ہے۔ یہ چیز شاید بجٹ میں میں پڑھ نہیں پایا I found it noticeably absent جناب والا! آخری بات۔ Money is allocated for law and order. پچھلے تین سال سے میں بھی راگ الاپتا رہا ہوں کہ 350 ملین ڈالر ہمیں ملا ہے for the development of judicial system اس لئے کہ اگر

نظام عدل ٹھیک ہو گا تو investment ہو گی، اگر نظام عدل ہو گا تو امن و امان ہو گا۔ اگر امن وامان نہ ہو تو یہ بات فضول ہے کہ ہم اس کے لئے باہر سے capital لے کر آ رہے ہیں۔ اس کے لئے money is lying with the federal government, it is not being transmitted to the provinces گو ہم دکھا دیتے ہیں کہ جی ہمارے کھاتے میں اتنے پیسے سٹیٹ بنک میں پڑے ہوئے ہیں that money is supposed to be spent اور جب تک ہم ان پیسوں کا تصرف ٹھیک نہیں کریں گے اس وقت تک یہ بات کرنی کہ ملک میں investment ہو گی یہ شاید پورا نہ ہو۔ جب تک access to justice ٹھیک نہیں ہے، جب تک dispensation of justice نہیں ہے اس وقت تک یہ جو ہمارا خواب یا خیال ہے کہ ملک میں investment ہو گی یہ شاید پورا نہ ہو۔ میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ

when you are talking at your own level with administration, please put the right emphasis on the judicial system in the country. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Two of our speakers would like to speak later, so that brings us to the end of the list that I have with me currently.

بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کے ممبران اور پریس کے صاحبان کو request کرنا چاہ رہی تھی کہ جتنے بھی ان کے mobiles ہیں وہ please off کر دیں کیوں کہ وہ بہت disturb کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں mobiles پر جو بات ہو رہی ہے، اس سے کہیں زیادہ ہاؤس میں جو بات ہو رہی ہے، اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ وہ باہر جا کر موبائیل سے بات کر لیں لیکن یہاں پر موبائیل off کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ بالکل معقول بات ہے ویسے بھی ان کا یہاں استعمال کرنا ممنوع ہے۔ سیکرٹری صاحب we should enforce this voluntarily اور I think voluntarily اس کو دیکھنا چاہیئے۔ So, that brings us to the end of the current list that I have,

اب دو ہیں تو we can adjourn now and reconvene tomorrow.

who would like to speak later and I have no other names what we can do? Shall we reconvene tomorrow in the morning at 11.00 a.m?

جناب وسیم سجاد: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: The House is adjourned to reconvene tomorrow at 11.00 a.m., on Wednesday.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

---

*[The House was then adjourned to meet again at eleven O'clock in the morning on Wednesday, 11th June, 2003].*

---